یا زینبؑ

علیؑ کو صبر کے بدلے ملے حسینؑ و حسنؑ
علیؑ کو فقر کے بدلے عطا ہوئی زینبؑ
حوالے کر کے خدائی یہ کہہ رہا ہے خدا
تِری ردا کی نہ قیمت ادا ہوئی زینبؑ

خاکِ پائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نوید

Presented by Ziaraat.Com

التجائے نوید

اے ربِّ جہاں پنجتنؑ پاک کا صدقہ
اِس قوم کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم
بوڑھوں کو حبیب ابن مظاہرؑ کی نظر دے

کم سن کو ملے ولولۂ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے

ماؤں کو سکھا ثنائے زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

مولا تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

Presented by Ziaraat.Com

جو چادرِ زینبؑ کی عزادار ہیں مولاؑ
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

یارب تجھے بیماریٔ عابدؑ کی قسم ہے
بیمار کی راتوں کو شفایاب سحر دے

مفلس پہ زَر و لال و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

Presented by Ziaraat.Com

کربلا ہوگئی تیار

کربلا ہوگئی تیار کوئی ہے تو چلے
مرضیِ رب کا خریدار کوئی ہے تو چلے

پھینک کر اپنی سپر کھول کے سب بندِ زرہ
توڑ کر زانو پہ تلوار کوئی ہے تو چلے

ہے کوئی شہہ کے گلے کی جگہ رکھے جو گلا
ہے رواں خنجرِ خوانخوار کوئی ہے تو چلے

شہہ پہ چلتے ہوئے تیروں کو بدن پر کھانے
روکنے حلق پہ تلوار کوئی ہے تو چلے

ہے وہی بیعت و سر پیچ صدائے انکار
ہے کوئی صاحبِ انکار کوئی ہے تو چلے

Presented by Ziaraat.Com

عَصر کا ڈوبتا سورج یہ صدا دیتا ہے روز
منتظر ہیں شہہ ابرار کوئی ہے تو چلے

فجر ہو، ظہر ہو، یا عصر ہو، مغرب کہ عشاء
استغاثہ ہے لگاتار کوئی ہے تو چلے

روند کر حرص و ہوا جاہ و حشم منصب و مال
پیروِ حرِ جگر دار کوئی ہے تو چلے

جھلملا کر جو ہوا صبح کا تارا خاموش
حرؑ نے مڑ کر کہا اک بار کوئی ہے تو چلے

رات بھر حُرؑ کی صدا آتی ہے کانوں میں نویدؔ
شبِ عاشور کا بیدار کوئی ہے تو چلے

Presented by Ziaraat.Com

کربلا ہو چکی ہے، کربلا ہو رہی ہے،
کربلا ہونی ہے

جانے والوں کے لئے، بسنے والوں کے لئے آنے والوں کے لئے
کربلا ہو چکی ہے، کربلا ہو رہی ہے، کربلا ہونی ہے

کربلا کب ہے زماں، کربلا کب ہے مکاں، روحِ تہذیبِ جہاں
آشنا ہو چکی ہے، آشنا ہو رہی ہے، آشنا ہونی ہے

کربلا حرؑ کی پسند، کربلا حرؑ کی زقند، ہر زمانے سے بلند
یہ بپا ہو چکی ہے، یہ بپا ہو رہی ہے، یہ بپا ہونی ہے

کربلا حرؑ کا ہے ناز، کربلا حرؑ کا نیاز، کربلا حرؑ کی نماز
جو ادا ہو چکی ہے، جو ادا ہو رہی ہے، جو ادا ہونی ہے

حرؑ سے مستانے کی راکھ، حرؑ سے فرزانے کی راکھ، حرؑ سے پروانے کی راکھ
کیمیا ہو چکی ہے، کیمیا ہو رہی ہے، کیمیا ہونی ہے

Presented by Ziaraat.Com

ہے جو ھل من کی صدا، ہے وہی کُن کی صَدا، جزو کی کُل کی صَدا
یہ صدا ہو چکی ہے، یہ صدا ہو رہی ہے، یہ صدا ہونی ہے

تم کہیں تھے کہ نہیں، تم کہیں ہو کہ نہیں، کہیں ہو گے کہ نہیں
ابتدا ہو چکی ہے، ابتدا ہو رہی ہے، ابتداء ہونی ہے

ہمیریؒ ہوں کہ کمیتؒ ہوں وہ دعبلؒ کہ انیسؒ، ہوں فرزوقؒ کہ نویدؒ
ہاں عطا ہو چکی ہے، ہاں عطا ہو رہی ہے، ہاں عطا ہونی ہے

Presented by Ziaraat.Com

کائینات کا ماتم

تشنہ گانِ فرات کا ماتم
دن کا ماتم رات کا ماتم

ہے بپا سینۂ تغیر میں
کربلا کے ثبات کا ماتم

سب زمان و مکان روتے ہیں
ہے یہ کل کائنات کا ماتم

ہے بپاشش جہات میں ہائے
ذاتِ والا صفات کا ماتم

ہیں سیہ پوش ساعت و تقویم
ہے بپا جدلیات کا ماتم

Presented by Ziaraat.Com

کر رہے ہیں بپا وجود و عدم
واجب و ممکنات کا ماتم

ہیں جو نوحہ کناں فنا و بقا
ہے حیات و ممات کا ماتم

کیا کہوں کب کسی پہ احساں ہے
ہے یہ اپنی نجات کا ماتم

بات بے بات ہو رہا ہے نویدؔ
ہر طرف ایک بات کا ماتم

Presented by Ziaraat.Com

چلو حسینؑ کے ساتھ

بُلا رہی ہے مشیّت چلو حسینؑ کے ساتھ
یہ کہہ رہی ہے شہادت چلو حسینؑ کے ساتھ

یہ تم جو اجرِ رسالت کی بات کرتے ہو
یہی ہے اجرِ رسالت چلو حسینؑ کے ساتھ

صدا ہے یہ شہدا کی صلوٰۃ قائم ہو
ادا ہو رسمِ اقامت چلو حسینؑ کے ساتھ

عمامہ زین فرس پر، ہیں زیرِ تیغ حسینؑ
ہے سر برھنہ شریعت چلو حسینؑ کے ساتھ

یہی ہے حق کی صدا حق کے ساتھ ہو جاؤ
پکارتی ہے طریقت چلو حسینؑ کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

ہے زندگی کی جو دھڑکن تمہارے سینے میں
حسینؑ کی ہے امانت چلو حسینؑ کے ساتھ

کہیں نہیں ہے اگر ہے تو بس وہیں ہے خدا
ہے گر تلاشِ حقیقت چلو حسینؑ کے ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ تم کو بلا رہے ہیں

یہ عصرِ عاشورِ کربلا ہے حسین تم کو بلا رہے ہیں
چلو کہ مقتل سجا رہے ہیں صدائے ہل من لگا رہے ہیں

تمہاری سانسوں سے باندھے تم کو جو کھینچتی ہے وہ موت کیا ہے
ہے زندگی کیا حسینؑ تم کو یہ زیرِ خنجر بتا رہے ہیں

جو چاہتے ہو ہمیشہ جینا تو موت کو تم گلے لگا لو
کہ موت پر جو پڑے ہیں پردے حسینؑ اُن کو اُٹھا رہے ہیں

جسے سمجھتے ہو موت اپنی وہی تو در اصل زندگی ہے
کہیں نگل لے نہ موت تم کو حسینؑ تم کو بچا رہے ہیں

یہ سوچ لیتے خودی کے مارے خدا کے مارے یہ سوچ لیتے
خودی پہ خنجر چلا رہے ہیں خدا پہ خنجر چلا رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

یہ راز کس پر کھلا ہے آخر سرا یہ کس کو ملا ہے آخر
جو دستِ بیعت اٹھا رہے ہیں چراغِ خیمہ بجھا رہے ہیں

خدا نہیں ہیں تو کون ہیں وہ حسینؑ ہیں وہ کہ جون ہیں وہ
گلا جو اپنا کٹا رہے ہیں جو ہم کو جینا سکھا رہے ہیں

نویدؔ ہے یہ دعائے زہراؑ بنا رہے ہیں وہ گھر کو جنت
عطائے زینبؑ سے گھر میں اپنے جو فرشِ مجلس بچھا رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

کربلا جاری ہے

شہ کا پُرسہ ہے لہو رنگ عزاداری ہے
کربلا جاری ہے
وہی ماتم وہی سجاد کی سالاری ہے
کربلا جاری ہے

صبح پڑھتے ہوئے نوحہ ہے نکلتا سورج
رات آتی ہے تو ہے آہ میں ڈھلتا سورج
ہے وہی صبح وہی شام کی آزاری ہے
کربلا جاری ہے

خونِ ناحق جو بہتّر کا بہا تھا بن میں
شہؑ کے جو حلق بریدہ سے بہا تھا رن میں
آج بھی سنگِ حلب سے وہ لہو جاری ہے
کربلا جاری ہے

Presented by Ziaraat.Com

فجر ہوتی ہے تو یاد آتی ہے اکبرؑ کی اذاں
جب عشاء ہوتی ہے یاد آتا ہے خیموں کا دھواں
ماتمیوں پہ تو بس کرب و بلا طاری ہے
کربلا جاری ہے

بس سوئے کرب و بلا اپنا سفر رکھنا ہے
اک ہتھیلی پر سر اک کف پہ جگر رکھنا ہے
کہو خنجر تلے سر رکھنے کی تیاری ہے
کربلا جاری ہے

لے اڑے گی تجھے ہمراہ یہ پروازِ حسینؑ
رات کے پچھلے پہر سُن کبھی آوازِ حسینؑ
یعنی ہر ایک صدا پر یہ صدا بھاری ہے
کربلا جاری ہے

Presented by Ziaraat.Com

پھر رہے ہیں سحر و شام اُسی پھیرے میں
گھر گیا وقت جہاں شام کے اک گھیرے میں
یہ اُسی شامِ غریباں کی عزاداری ہے
کربلا جاری ہے

ہے خدا بھی وہیں موجود جہاں گریہ ہے
یہاں ماتم کی صدائیں ہیں وہاں گریہ ہے
عرش ہو فرش ہو زینبؑ کی عملداری ہے
کربلا جاری ہے

نوحہؔ ناحیہ رو رو کے یہ کہتا ہے نویدؔ
گھاوؔ سینے کا نہ مٹتا ہے نہ بھرتا ہے نویدؔ
آج بھی چشم سے مہدیؑ کی لہو جاری ہے
کربلا جاری ہے

Presented by Ziaraat.Com

مقامِ محمود کی صدا ہے

صدا جو ھل من کی آ رہی ہے مقامِ محمود کی صدا ہے
یہ استغاثائے سرمدی ہے سنو! یہ معبود کی صدا ہے

مشاہدہ تو یہ کہہ رہا ہے شہود سے تو یہی ہے ظاہر
گلوئے شاہد سے آنے والی دراصل مشہود کی صدا ہے

یہ عصرِ عاشورِ کربلا ہے کہ تم کو مقتل بلا رہا ہے
صدا یہ معلوم کی صدا ہے سنو یہ موجود کی صدا ہے

ادا ہو مستی میں ایک سجدہ کہاں ہے تُو منتظر ہے جلوہ
یہ کربلا ہے مقامِ سدرہ حسینؑ مسجود کی صدا ہے

جسے یہ تلوار دیکھنا ہو خدا کا دیدار دیکھنا ہو
وہ آئے اپنے لہو میں ڈوبے یہ خون آلود کی صدا ہے

Presented by Ziaraat.Com

یہ قابَ قوسین کربلا ہے بس ایک سجدے کا فاصلہ ہے
یہ سدرۃ المنتہیٰ سے ہر دم حسینؑ معبود کی صدا ہے

صدا پہ چُپ تو نہ رہ جواباً نویدؔ لبیک کہہ جواباً
مقامِ محمود کی صدا ہے مقامِ محمود کی صدا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

آج بھی زینبؑ کی آتی ہے صدا بھائی حسینؑ
خاک پر میں تیرا لاشہ بھول کب پائی حسینؑ

چلتے ناقے سے گرایا خود کو جلتی ریت پر
گھٹنیوں کے بل میں تیری لاش تک آئی حسینؑ

بس میں گھبرائی تھی خنجر تجھ پہ چلتا دیکھ کر
پھر کسی مشکل میں گھر کر میں نہ گھبرائی حسینؑ

بہہ رہے تھے آنکھ سے آنسو تری رخصت کے وقت
پھر کوئی آنسو نہ ٹپکا آنکھ پتھرائی حسینؑ

ایک اک حجرے میں رک کر ٹھہر کر ہر در کے پاس
خالی گھر میں ڈھونڈتی ہے تجھ کو تنہائی حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

کون تھا جو مرنے والوں میں نہیں تھا خُوبرو
بھولنے بیٹھی تو کس کس کی نہ یاد آئی حسینؑ

دیکھتی ہوں خاک دامن میں تو بھر آتا ہے دل
خاک پر مَیں کیسے کیسے پھول چھوڑ آئی حسینؑ

صورتیں اِک ایک کرکے چھین لیں سب وقت نے
تیرے بچپنے کی مگر صورت نہ دکھلائی حسینؑ

ہاتھ میں کوزے لیے سب آسماں تکتے رہے
ابر نے اک بوند پانی کی نہ برسائی حسینؑ

دور اُفتادہ سفر سے لَوٹ کر مَیں نے نویدؔ
ٹھنڈا پانی جب پیا بس تیری یاد آئی حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

سرِ حسینؑ کٹا ہے جس ابتداء کے لئے
ہے بے ردا سرِ زینبؑ اُس انتہاء کے لئے

بتایا حُرؑ نے یہ پڑھ کر حسینؑ کا کلمہ
کہ یا حسینؑ ضروری ہے لاالہٰ کے لئے

چڑھا کے باتوؑ نے ننھی سی آستینوں کو
سنوارا ہے علی اصغرؑ کو بھی وغا کے لئے

ابھی ہے خیمے کے دَر پر کھڑی ہوئی زینبؑ
ابھی نہ حلق پہ خنجر چلا خدا کے لئے

سکینہؑ تیری خموشی پہ ہے بپا کہرام
ترس رہا ہے یہ زنداں تری صدا کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

پسر کے سینے سے ہائے وہ کھینچ کر برچھی
اُٹھانا شاہ کا ہاتھوں کو وہ دعا کے لئے

نویدؔ ثانی زہراؑ سے مانگ اُن کا کرم
سفینہ چاہیے اِس قلزمِ ثنا کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

اس طرح سے شام تاریکی میں چھپ جائے حسینؑ
سر نہ زینبؑ کو سرِ نیزہ نظر آئے حسینؑ

ہو رہا ہے گم تیرا سایہ نشیب دشت میں
بڑھ رہے ہیں سوئے زینبؑ شام کے سائے حسینؑ

ہاتھ غازیؑ کے کٹے یا کٹ گئے زینبؑ کے ہاتھ
یہ چُھری تجھ پر کہ زینبؑ پر چلی ہائے حسینؑ

وہ جو گُھڑکی سے بھی ناواقف ہو بچی پھول سی
ہائے وہ مُنہ پر طمانچے کس طرح کھائے حسینؑ

کاش جاتی شام لے جائے تنِ زینبؑ سے جاں
یوں بھی جیتے جی وہ مر ہی جائے گی ہائے حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

کربلا سے شام تک اور شام سے زندان تک
کون سے لمحے سکینہؑ کو نہ یاد آئے حسینؑ

خوں جو جاری ہے رگوں میں شہ کا صدقہ ہے نویدؔ
جب تلک جاری ہے خوں کہتے رہو ہائے حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کی بجھتی آنکھوں میں تاریک ہُوا سارا مقتل
بس تیر ہی رہ گئے آنکھوں میں آنکھوں سے ہوا بھائی اوجھل

صحرا کی ساری خاک اُڑ کر جب آ گئی زینبؑ کے سر میں
تب جا کے خاک سے پھوٹی ہے یہ الااللہ کی اک کونپل

اب چاہے آگ لگے اس کو یا کوئی کھینچ کے لے جائے
وہ سر تو چڑھ گیا نیزے پر جس سر کے لیے تھا یہ آنچل

آندھی نیزے اور تیر تبر اک خشک گلا اور اک خنجر
زینبؑ کے دل میں سمٹ آئی سب شامِ غریباں کی ہلچل

اطراف میں آدھ جلے خیموں کے اک سایہ حرکت کرتا ہُوا
روندا ہُوا خاک پہ اِک لاشہ اور دور تلک سونا جنگل

Presented by Ziaraat.Com

شبیرؑ کی شہ رگ سے ہائے زینبؑ کی جان نکلتی تھی
جس وقت لرزتی تھی ہر شے زینبؑ تھی درِ خیمہ پر شل

سینہ کوبی و سینہ زنی زنجیر زنی و قمہ زنی
زینبؑ کے دل کے لہو سے ہے یہ ساری کرب و بلا جل تھل

آنسو جو بھی بہتا ہے نویدؔ موتی بن کر کہتا ہے نویدؔ
ہر ایک خوشی اس پر قرباں اِس غم کا نہیں ہے کوئی بدل

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

چادر کا خیال آتے ہی زینبؑ کو غش آیا بازار جب آیا
سب بیبیوں نے چہروں کو بالوں سے چھپایا، بازار جب آیا

دیکھو یہ تماشائی کھڑے ہنستے ہیں ہم پر، برساتے ہیں پتھر
لوٹ آئی سکینہؑ کی صدا کوئی نہ آیا، بازار جب آیا

بس نادِ علیؑ پڑھتی رہی سر کو جھکائے، پتھر کئی آئے
خوں سر سے ٹپکتا رہا پر سر نہ اٹھایا، بازار جب آیا

مقنع ہے نہ چادر کہو سر کیسے چھپائیں، اب ہم کہاں جائیں
سجادؑ کو زینبؑ نے قریب اپنے بلایا، بازار جب آیا

کیوں دیر سے آئی نہیں زنجیر کی جھنکار، کیا آ گیا بازار
یہ پوچھنے دل تھام کے فضہ کو بلایا، بازار جب آیا

Presented by Ziaraat.Com

ہم اہلِ حرم کو یہ تماشائی برابر، دیکھیں گے کُھلے سر
کلثومؑ کو اس خوف نے تصویر بنایا، بازار جب آیا

بیمار جو بازار میں تھا سر کو جھکائے، دڑّے جو لگائے
سر تا بہ قدم خون میں بیمار نہایا، بازار جب آیا

کی شامیوں نے کیسی یہ مظلوموں کی خاطر، آئے جو مسافر
پتھر ہی برستے تھے کہاں تھا کوئی سایہ، بازار جب آیا

کس طرح نوید آہ لکھوں شام کی منزل، کٹتا ہے میرا دل
نوحہ جو یہ لکھا ہے تو دل خوں سے بھر آیا، بازار جب آیا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

صحرا کی ہوا نے بھائی کو مٹی کا کفن پہنایا ہے
ہاتھوں میں رسن سر بے چادر کیا وقت بہن پر آیا ہے

مقتل نے خاک اڑھائی ہے تیرں نے لاش اُٹھائی ہے
نیزوں نے قبر بنائی ہے تلواروں نے دفنایا ہے

تھی خاک پہ لاش جو بھائی کی زینب کو رِدا کی ڈھارس تھی
جس وقت ہوئی ہے بے چادر زینبؑ کو کفن یاد آیا ہے

ہے شور سلام و علیکَ کا ہے شور اباَ عبداللہ کا
خیموں میں ماتم برپا ہے اِک سر نیزے پر آیا ہے

اک سر کو دیکھنے نیزے پر، اک سر کو دیکھ کے نیزے پر
سجادؑ اٹھے ہیں غش سے ابھی زینبؑ کو ابھی غش آیا ہے

مقتل میں کیا رو رو کے ادا زینبؑ نے شکریہ تیروں کا
مجھ بے چادر کے بھائی کا لاشہ تیروں نے چھپایا ہے

اس بات پہ میں حیراں ہوں نویدؔ وہ کیسے مسلماں تھے جو نویدؔ
کلمہ بھی اُسی کا پڑھتے تھے خنجر بھی اُسی پر چلایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بہن کا سر ہے کُھلا شام آ گیا غازیؑ
نہیں خبر تمہیں کیا شام آ گیا غازیؑ

جواب کیوں نہیں دیتے اُسی طرح سے مجھے
میں دے رہی ہوں صدا شام آ گیا غازیؑ

سناں سے گرتے ہوئے تیرے سر کو جب دیکھا
مجھے تو ایسا لگا شام آ گیا غازیؑ

شرابی قہقہے کانوں کو جب سنائی دیے
مجھے یقین ہوا، شام آ گیا غازیؑ

تمہی ردا کے محافظ تھے تم سے کہتی ہوں
نہیں ہے سر پہ ردا شام آ گیا غازیؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہر ایک بی بی پہ ہونے لگی غشی طاری
اندھیرا چھانے لگا شام آ گیا غازی

اُدھر تھا شور تماشائیوں میں اور نویدؔ
اِدھر تھی سب کی صدا شام آ گیا غازیؑ

نوحہ

کیا خدایا کوئی ہے زینبؑ مضطر کے قریب
دیکھ اب ہاتھ پہنچنے کو ہیں چادر کے قریب

آ گیا وقت کہ ہو کرب و بلا کی تکمیل
تیر آنے لگے گہوارۂ اصغرؑ کے قریب

کٹ گرے خاک پہ شاید کہ علمدار کے ہاتھ
شمر کے ہاتھ جو آ پہنچے ہیں گوہر کے قریب

شہہؑ نے پیوستی کی تیروں کو اجازت دی تھی
تیر آ سکتے تھے ورنہ تن سرورؑ کے قریب

بیبیاں خود کو سرِ خاک گرا دیتی تھیں
ناقہ آ جاتا تھا جب ننھے سے اک سر کے قریب

Presented by Ziaraat.Com

ہاتھوں سے ڈھونڈتے ہیں لاش کہ بینائی نہیں
لاش سے دور ہیں شہہؑ لاشۂ اکبرؑ کے قریب

اتنے افسردہ تھے بچے کہ علمدار کے بعد
بھول کر بھی نہیں آیا کوئی ساغر کے قریب

زینبؑ آئیں تھیں یونہی لاشۂ شبیرؑ کے پاس
جس طرح پہنچے تھے شہؑ لاشۂ اکبرؑ کے قریب

لشکرِ شہؑ کا حشم تھا ہی کچھ ایسا کہ نویدؔ
کربلا آ گئی خود چل کے بہتر کے قریب

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بھرے دربار میں زینبؑ جو ہو کر قید آتی ہے
بندھے ہیں ہاتھ آنکھیں بند کر کے منہ چھپاتی ہے

نہ خود اُٹھتے ہیں عابدؑ اور نہ عابدؑ بیٹھتے ہیں خود
یہ بیڑی کی ہے مشکل جو اٹھاتی ہے بٹھاتی ہے

ہے زینبؑ کون تم میں پوچھتا ہے جب وہ ظالم تو
ہر اِک بی بی خود آ گے آ کے زینبؑ کو چھپاتی ہے

وہ ظالم مانگتا ہے جب سکینہؑ کو کنیزی میں
یہ منزل ہی کچھ ایسی ہے کہ زینبؑ کانپ جاتی ہے

کنیزی کا ہے مطلب کیا سکینہؑ پوچھتی ہے جب
تو زینبؑ تھام کر دل کو زمیں پر بیٹھ جاتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نشاں بازو کے دکھلا کر سکینہؑ کو پھوپھی زینبؑ
یہاں سے ہاتھ غازیؑ کے کٹے تھے یہ بتاتی ہے

گلے کا نیل دکھلا کر سکینہؑ ہائے زینبؑ کو
یہاں سے ہی گلا شہؑ کا کٹا تھا یہ بتاتی ہے

نویدؔ اُس وقت مجھ کو یاد کیا آتا ہے مت پوچھو
سفر میں سر پر جب اڑ کر ہوا سے خاک آتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کوئی چھین نہیں سکتا ہم سے ماتم ہے امانت زینبؑ کی
عابدؑ کی امامت نوحہ ہے ماتم ہے اقامت زینبؑ کی

فرعون کے آگے موسیٰؑ کو جس نے عطا کی تھی ہیبت
دربارِ یزید میں ظاہر کی اُس نے ہی جلالت زینبؑ کی

عرشی ہوں کہ فرشی سب نے کی اسلام کے ہاتھوں پر بیعت
رسی جو بندھی بازو میں تو کی اسلام نے بیعت زینبؑ کی

اِس قافلے کی توحید نے خود بخشی ہے قیادت زینبؑ کو
جب عصمت کی منزل آئی پیش آئی ضرورت زینبؑ کی

ہے حُرمت و عصمتِ زینبؑ کیا اے کھینچنے والو سَر کی ردا
پوچھو یہ غلافِ کعبہ سے اوڑھے ہے جو خلعت زینبؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

اس دستِ دعا کو اے طالب کر لے تو ذرا دستِ ماتم
پھر دیکھ کہ تجھ پر ہوتی ہے کس طرح سے رحمت زینبؑ کی

درپیش سفر بازار کا ہے بازار سے پھر دربار کا ہے
اس مشکل میں ہے امامت کو درکار اجازت زینبؑ کی

جس شام کے شہر کی گلیوں میں اک دن وہ کھُلے سر آئی تھی
یہ شہر وہی ہے شہر مگر ہے آج حکومت زینبؑ کی

زینبؑ کے سر پر فضیلت کا کیا تاج رکھے گا کوئی نویدؔ
سر پر ہے آپ فضیلت کے نعلین عقیدت زینبؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

مقتل سے جو نکلی تو دِیا بن گئی زینبؑ
زینبؑ نہ رہی کرب و بلا بن گئی زینبؑ

گو عصر تلک تھی وہ لہو کی طرح خاموش
گونجی تو بہتر کی صدا بن گئی زینبؑ

جس دن سے مرا کرب و بلا بن گیا کعبہ
قبلے کی قسم قبلہ نما بن گئی زینبؑ

ہر لمحہ کہے جس کو حسینؑ اپنا ارادہ
میرے لیے وہ رازِ خدا بن گئی زینبؑ

توحید کُھلے سر تھی، ردا اپنی لٹا کر
اسلام ترے سر کی ردا بن گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

جس نے کہیں ماتم کے لیے ہاتھ اٹھائے
اس کے لئے خود دستِ دعا بن گئی زینبؑ

جس دن سے نویدؔ اس نے بچھائی صفِ ماتم
اُس دن سے شفاعت کی بنا بن گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

روتی ہے بے ردائی کو چادر پکار کر
سوکھے گلے کو روتا ہے خنجر پکار کر

اے شمر پاؤں سینۂ قرآن سے ہٹا
دیتی رہی دہائی یہ خواہر پکار کر

کیا کاٹتا گلے کو گلے سے میں کٹ گیا
کہنے لگا یہ شمر سے خنجر پکار کر

بہتا ہے خوں سکینہؑ کے کانوں سے بن کے دھار
بہتے لہو کو روتے ہیں گوہر پکار کر

پانی جو پایا بچوں نے کوزوں میں بعدِ شام
اصغرؑ کو ہائے رو دیے ساغر پکار کر

Presented by Ziaraat.Com

اکبرؑ گرے جو گھوڑے سے سینے پہ رکھ کے ہاتھ
ماں در پہ رہ گئی علی اکبرؑ پکار کر

ناقے سے گر گئی ہے سکینہؑ رکو رکو
نیزے سے کہہ رہا ہے کوئی سر پکار کر

ہر در پہ خالی حجروں میں صغرا کے ساتھ ساتھ
ایک اک کو دے رہا ہے صدا گھر پکار کر

اب بھی نویدؔ ڈوبتے سورج کے ساتھ ساتھ
روتا ہے شہؑ کو شام کا منظر پکار کر

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہر قافلۂ صبح کی سالار ہے زینبؑ
خورشید ترا مطلعِ بیدار ہے زینبؑ

یعنی کہ ردا ہیں سرِ زینبؑ کی شہہِ دیں
یعنی سرِ شبیرؑ کی دستار ہے زینبؑ

جس دائرۂ کرب و بلا میں ہے زمانہ
اس دائرے کا نقطۂ پَرکار ہے زینبؑ

یہ کس کو خبر ہے کہ پسِ پردۂ جرأت
ہے جو لبِ سرورؑ پہ وہ انکار ہے زینبؑ

توحید اور اسلام کو ہر قیدِ ستم سے
آزاد کرانے کو گرفتار ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

گفتار میں ہے فاطمہ زہراؑ کی فصاحت
خاموشی میں توحید کا اسرار ہے زینبؑ

کر لے تُو ذرا دستِ دعا کو یدِ ماتم
پھر دیکھ کہ کس طرح مددگار ہے زینبؑ

جس کے لئے اُترا ہے نویدؔ اشک کا آزار
وہ دیدۂ خوں بستہ و خوں بار ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کربلا میں لُٹا کے گھر اپنا آ گئی شام بے ردا زینبؑ
بچ گیا لاالہٰ اِلااللہ ہو گیا کارِ انبیاء زینبؑ

ایک نے ابتدائے لا کی ہے ایک نے انتہائے الااللہ
کربلا کی ہے ابتدا شبیرؑ کربلا کی ہے انتہا زینبؑ

آج بھی تُو ہی ہے شریکِ حسینؑ آج بھی ہے ترا سفر جاری
آج بھی ساتھ ساتھ ہل من کے آ رہی ہے تری صدا زینبؑ

انتخابِ ولایت و توحید اور کوئی نہیں بس ایک حسینؑ
اور اک تُو ہے انتخابِ حسینؑ کیا کہوں اب میں اور کیا زینبؑ

ایک واحد ہے اور ایک احد ایک ہے روح اور ایک جسد
کربلا ہے حسینؑ کا چہرہ کربلا کا ہے آئینہ زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

تو نہ ہوتی تو کربلا بھی نہ تھی کربلا گر نہ تھی خدا بھی نہ تھا
کربلا ہے بنائے الاللہ اور تجھ سے ہے کربلا زینبؑ

ہاتھ جس کے ہے عزت و ذلت صرف تو ہی ہے وہ یدیک الخیر
تُو جسے چاہے اُس کو ذلت دے تو ہی عزت کرے عطا زینبؑ

اوڑھ کر آپ کی ردا کعبہ پڑھ رہا ہے نویدؔ کا نوحہ
ہے سلامت خدا کا گھر لیکن آپ کا گھر اُجڑ گیا زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

خدا کے کام کو زینبؑ نے کر دکھایا ہے
رِدا کے بدلے میں توحید کو بچایا ہے

اگر ہے حق پہ تو بس پڑھ حسینؑ کا کلمہ
حسینؑ ہی نے تو یہ لا الٰہ بچایا ہے

کیا ہے تیغ تلے جس نے شکر کا سجدہ
جبیں نے جس کی خدا کو خدا بنایا ہے

حسینؑ وہ ہے جو تیغِ سوالِ بیعت کو
گلے سے مقتل ذلت میں گھیر لایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

جو بیڑی ناتواں پیروں میں شام ڈھلتے پڑی
پھوپھی عجیب سی حسرت سے دیکھتی تھی کھڑی

فرازِ ناقہ سے ہائے بہن نے کیا دیکھا
تھی لاش بھائی کی جلتی ہوئی زمیں پہ پڑی

جو تازیانہ لگایا پہنا کے طوق اُسے
پھوپھی تو تھام کے دل رہ گئی کھڑی کی کھڑی

ہر ایک خیمہ سراسر لہو میں ڈوب گیا
تھمی نہ شام تلک خون کی لگی وہ جھڑی

گری سکینہؑ جو ناقے سے پائے عابدؑ میں
یہ وہ گھڑی تھی کہ جب بیڑی پڑگئی تھی کڑی

Presented by Ziaraat.Com

اُٹھے جو غش سے تو زینبؑ کو بے ردا دیکھا
نہ بھولے عابدؑ بیمار عمر بھر وہ گھڑی

تھی تازیانہ اُسے بے ردائی زینبؑ کی
مصیبتوں میں مصیبت یہی تھی سب سے بڑی

کہو ہوا سے یہاں خاک سر پہ رہنے دے
ردا کہاں ہے یہاں خاک ہی ہے سر پہ پڑی

جو چھت نہیں تھی تو زنداں میں قیدیوں پہ نویدؔ
تمام دھوپ پڑی اور تمام اوس پڑی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بعدِ شہہ زینبؑ مضطر کو کہاں نیند آتی
وارثِ لاشۂ بے سر کو کہاں نیند آتی

کربلا خاک کا بستر جو نہ ہوتا تیرا
عصرِ عاشور بہتّر کو کہاں نیند آتی

رات بھر جاگ کے زانو جو نہ ملتا شہہؑ کا
سوچتا ہوں حُرِؑ مضطر کو کہاں نیند آتی

خاک زنداں کی کہاں باپ کا سینہ بنتی
ہائے شبیرؑ کی دختر کو کہاں نیند آتی

سائے میں آتے ہی کیوں دم نہ نکلتا اُس کا
کوکھ اُجری ہوئی مادر کو کہاں نیند آتی

Presented by Ziaraat.Com

ستمِ شامِ غریباں سے پڑے تھے غش میں
راکھ پر اُجڑے ہوئے گھر کو کہاں نیند آتی

نیند زینبؑ کے کُھلے سر نے اُڑائی تھی نویدؔ
غش میں بھی عابدِؑ مضطر کو کہاں نیند آتی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کب شام کا زنداں یاد رہا کب اپنا کھُلا سر یاد رہا
بھائی کے گلے پر چلتا ہوا زینبؑ کو خنجر یاد رہا

دو منظر شامِ غریباں کے سجادؑ کی آنکھ نہیں بھولی
اک سر نیزے پر یاد رہا اک سر بے چادر یاد رہا

عابدؑ سے نہ پوچھا صغراؑ نے بس خوں روتے اُسے دیکھا کی
بازار کا منظر کیا پوچھے سجادؑ کو کیونکر یاد رہا

جس شام کو آندھیاں اُٹھی تھیں وہ شام رباب نہیں بھولی
آنا وہ عدو کا آگ لیے خیموں کے اندر یاد رہا

صغراؑ کی گود میں اصغرؑ کا جا کر نہ کسی صورت آنا
زنداں میں سکینہؑ کو ہر دم رخصت کا منظر یاد رہا

Presented by Ziaraat.Com

بس یاد رہا تو سواری کا وہ مقتل سے خالی آنا
کب اُس کو طمانچے یاد رہے کب اس کو گوہر یاد رہا

کیسا پانی کیسا سایہ جب دیکھو دھوپ میں بیٹھی ہے
سائے میں جانا بھول گئی بس ماں کو اصغر یاد رہا

ماتم کرتا سینے میں دھڑکتا دل ہر دم کہتا ہے نویدؔ
شبیرؑ کا غم دھڑکن کی قسم اِس دل کو برابر یاد رہا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کے تھا لبوں پر، اب شام جا رہی ہوں
رخصت کرو برادر اب شام جا رہی ہوں

قدموں پہ تیرے وارے دامن کے پھول سارے
دامن میں خاک بھر کر ، اب شام جارہی ہوں

بیمار ناتواں ہے ناقوں کا سارباں ہے
پہنے ہوئے ہے لنگر، اب شام جارہی ہوں

اب ننگے سر ہے پھرنا اب دربدر ہے پھرنا
اب چھن چکی ہے چادر، اب شام جارہی ہوں

بھائی پہ گھر لُٹانے ، آئی تھی خاک اُڑانے
صحرا میں خاک اُڑا کر، اب شام جارہی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

اب جیتے جی ہے مرنا بازار سے گزرنا
بالوں سے منہ چھپا کر، اب شام جا رہی ہوں

خنجر تھی تیری منزل بازار میری منزل
اب چل چکا ہے خنجر، اب شام جا رہی ہوں

بھائی ترے گُلو سے بہتے ہوئے لہو سے
منزل یہ ہوگئی سَر، اب شام جا رہی ہوں

پہلو نہ ماں کا پائے ڈر ہے کہ ڈر نہ جائے
تیرے حوالے اصغرؑ، اب شام جا رہی ہوں

اُٹھی نویدؔ کہہ کر شیرِ خدا کی دختر
حافظ خدا برادر، اب شام جا رہی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ماں جائے جُدا ہو کر گھر کیسے مَیں جاؤں گی
تم خاک پہ سوؤ گے مَیں جاک اُڑاؤں گی

صغراؑ سے نشاں اپنے بازو کے چُھپا لوں گی
پوچھے گی جو اکبرؑ کو کیا اس کو بتاؤں گی

آ کر وہ سکینہؑ کا قدموں سے لپٹ جانا
منظر تری رخصت کا میں کیسے بھلاؤں گی

سر دو گے تم اپنا تو میں دوں گی ردا اپنی
تم دین بچاؤ گے میں تم کو بچاؤں گی

غازیؑ یہ علم تیرا مقتل میں اُٹھائے گا
مقتل سے علم لے کر دربار میں جاؤں گی

Presented by Ziaraat.Com

تجھ کو تو میں مقتل میں پانی نہ پلا پائی
مجلس میں ترے پیاسوں کو پانی پلاؤں گی

یہ سوچ کے سر اپنا ٹکراتی ہوں زنداں سے
جب لَوٹ کے گھر تجھ کو مَیں گھر میں نہ پاؤں گی

بازار میں جب میرے ہاتھوں میں رسن ہوگی
عابد کو میں دروں سے کس طرح بچاؤں گی

اس فرش کو ہی خالق عرش اپنا بنالے گا
مجلس کا نویدؔ ایسا مَیں فرش بچھاؤں گی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کسے بتائے کہ زینبؑ پہ کیا گزرتی ہے
وہ راہِ شام سے جب بے ردا گزرتی ہے

جہاں جہاں سے گزرتے ہیں اہلبیتِ نبیؐ
برہنہ پا، کُھلے سر فاطمہؑ گزرتی ہے

اسیر کہتے ہیں ہاں خاک کو ردا کر دے
کُھلے سروں کو جو چُھو کر ہوا گزرتی ہے

بلند سارے شہیدوں کے سر ہیں نیزوں پر
سفر میں پیشِ نظر کربلا گزرتی ہے

اُچھل کے ناقوں سے گرتے ہیں گود کے پالے
اسیر ماؤں پہ یہ بھی جفا گزرتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

سکینہؑ سے کوئی پوچھے کہ قیدِ زنداں میں
صدا پہ کوئی نہ آئے تو کیا گزرتی ہے

سکینہؑ گِر گئی ناقے سے قافلے والوں
فضا میں یہ لبِ شہہؑ کی صدا گزرتی ہے

نظر ہے سارے تماشائیوں کی عابدؑ پر
کسے خبر کہ پسِ طوق کیا گزرتی ہے

نویدؔ کیا ہو بیاں حالِ عابدؑ مضطر
گلے کے طوق سے زنجیرِ پا گزرتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کی پُشت کا ہر ذرّہ خود پُشت پہ کھایا فضہ نے
زینبؑ نے بچایا دین نبیؐ زینبؑ کو بچایا فضہ نے

صدقہ کر کے وہ تختِ حبش زہراؑ کی کنیزی میں آئی
اور زہراؑ کی نعلینوں کو ہے تاج بنایا فضہ نے

یوں اٹھتے بیٹھتے فضہ نے زہراؑ و علیؑ کی خدمت کی
اِس خدمت میں ماں کا رتبہ حسنینؑ سے پایہ فضہ نے

کی جیسی حُرمت زہراؑ کی حرمت کی ویسی زینبؑ کی
زینبؑ کے قدم سے پہلے قدم اپنا نہ اُٹھایا فضہ نے

بازار میں بھی دربار میں بھی رکھا اپنے حصار میں زینبؑ کو
وعدہ جو کیا تھا زہراؑ سے وعدہ وہ نبھایا فضہ نے

Presented by Ziaraat.Com

جس وقت شقی ہر اک سے حرم میں پوچھ رہا تھا زینبؑ کو
آگے آ کر، اپنے پیچھے زینبؑ کو چھپایا فضہ نے

زندہ رہی جب تک شام ڈھلے معمول رہا یہ فضہ کا
سرہانے قبرِ سکینہؑ کے ہے چراغ جلایا فضہ نے

زینبؑ نے پکارا فضہ کو ماں کہہ کر ہی تا عمر نویدؔ
زینبؑ کو مگر آقا زادی کہہ کر ہی بُلایا فضہ نے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

سر سے چادر بھی گئی گھر بھی لُٹا زینبؑ کا
بچ گیا دین مگر کچھ نہ بچا زینبؑ کا

لڑکھڑاتے ہوئے دیں نے بھی سنبھلنے کے لیے
بازو رسی سے بندھا تھام لیا زینبؑ کا

اُس کے دیں کے لیے جب اُس نے ردا بھی دے دی
دیکھتا رہ گیا زینبؑ کو خدا زینبؑ کا

ڈالنا سر پہ درِ حُجرۂ شبیرؑ کی خاک
آخری دم تک یہی اک کام رہا زینبؑ کا

پوچھا صغراؑ نے یہ سجادؑ سے تنہائی میں
شام تک بھائی سفر کیسے کٹا زینبؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

دم لے زنداں ابھی زینبؑ سے سکینہؑ کو نہ چھین
اور اندھیرا نہ بڑھا، دل نہ بجھا زینبؑ کا

آ کے بس حشر کے میداں میں رکے گا یہ نوید
قافلہ کرب و بلا سے جو چلا زینبؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

غازیؑ میرا کہاں ہے میں قید ہو رہی ہوں
ہر لب پہ الاماں ہے میں قید ہو رہی ہوں

بھائی کی جاں تھی مجھ میں اس نے گلا کٹایا
بھائی میں میری جاں ہے میں قید ہو رہی ہوں

لاشے کٹے گلوں سے لبیک کہہ رہے ہیں
لب پر مرے اذاں ہے میں قید ہو رہی ہوں

سب سانس لے رہے ہیں بیمارؑ طوق میں ہے
آزاد اِک جہاں ہے، میں قید ہو رہی ہوں

جس کے حصار میں ہے وحدانیت وہ بازو
رسی کے درمیاں ہے ، میں قید ہو رہی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

مقتل سے آ رہی ہیں تکبیر کی صدائیں
اک حشر کا سماں ہے میں قید ہو رہی ہوں

ہر اک نبیؐ کی محنت ہر اک ولی کی عظمت
اس قید میں نہاں ہے میں قید ہو رہی ہوں

بازو میں فاطمہؑ کے رسّی یہ بندھ رہی ہے
اور سب کو یہ گماں ہے ، میں قید ہو رہی ہوں

اس دم نوید ہر اک گردش رکی ہوئی ہے
سکتے میں آسماں ہے ، میں قید ہو رہی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہے شام کا بازار کہاں آ گئی زینبؑ
سایہ ہے نہ دیوار کہاں آ گئی زینبؑ

کس شان سے کس شہر سے کس گھر سے چلی تھی
یہ ہو کے گرفتار کہاں آ گئی زینبؑ

ہیں اہلِ حرم قید یہاں ، سگ یہاں آزاد
کس سے کرے اظہار کہاں آ گئی زینبؑ

ہیں قہقہے ہر لب پہ ہر اک ہاتھ میں ہیں سنگ
دُرّوں کی ہے بوچھار کہاں آ گئی زینبؑ

بے دینوں کے مجمع میں رسن بستہ کُھلے سر
اے دین کے سردار کہاں آ گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نیزہ ہے ہر اک ہاتھ میں ہر ہاتھ میں نشتر
سب دیتے ہیں آزار کہاں آ گئی زینبؑ

اب دیکھیں نویدؔ آ کے چھپے گا کہاں باطل
کرنے کے لیے وار کہاں آ گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کیا دیا اُمّت نے یارب دیں بچانے کا صلہ
جو ردائیں بانٹتی ہے چھین لی اُس کی ردا

یہ گھر لے لو مرے مجھ کو طمانچے مار لو
پر میرے بابا کا خنجر سے نہ یوں کاٹو گلا

دم گھٹا ہے بس سلوکِ اُمت مرحوم سے
تنگ رسی سے نہ زنداں سے ہمارا دم گھُٹا

انبیاؑ تھامے ہوئے تھے بیڑیاں سجادؑ کی
قید ہو کر کربلا سے سارباں جس دم چلا

بس جو فرمایا نبیؐ نے وہ کہا شبیرؑ نے
بس وہی شہہؑ نے کہا ہے وہ جو زینبؑ نے کہا

Presented by Ziaraat.Com

دی سکینہؑ نے صدائے آخری جب بھائی کو
یہ گھڑی وہ تھی کہ عابدؑ سے نہ جب اٹھا گیا

ہے کُھلا زینبؑ کا سر اے حرمتِ توحید دیکھ
بن گئی آخر غلافِ کعبہ زینبؑ کی ردا

یادِ اکبرؑ کی سناں ایسے گڑی دل میں کے بس
مادرِ اکبرؑ کا اک پل بھی نہ دل سے ہاتھ اٹھا

لاالہٰ شہہؑ نے بچایا دے کے اپنا سر نویدؔ
اور ردا کے بدلے زینبؑ نے بچائی کربلا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کُھلے سر آئی ہے خوشیاں نہ مناؤ
ماتم کرو بازار میں میلہ نہ لگاؤ

جاتا ہی نہیں سینے سے آزارِ راہِ شام
بھرتے نہیں بیمار کی زنجیر کے گھاؤ

بیمار مسافر ترے ورثے میں نہیں ہے
دیوار نہ آرام نہ سایہ نہ پڑاؤ

اے ظالموں سوئے گا تو کیا خیر یہ بیمار
مصروفِ عبادت ہے نہ زنجیر ہلاؤ

اے شمر، سکینہؑ پہ یہ کیا طُرفہ ستم ہے
روئے تو نہ رونے دو، نہ روئے تو رلاؤ

Presented by Ziaraat.Com

کیا یونہی بتاتے ہیں یہ ہوتی ہے یتیمی
للہ سکینہؑ کو طمانچے نہ لگاؤ

نوحہ لیے پُرسے کو نویدؔ آیا ہے سرکار
اے لعل قلندرؒ مری توفیق بڑھاؤ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زنجیریں شور مچاتی ہیں ، دربار میں بیبیاں آتی ہیں
لگتا ہے جان سے جاتی ہیں ، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

جب آٹھ مؤذن مل مل کر بے وقت اذانیں دیتے ہیں
آنکھوں سے خون بہاتی ہیں، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

پھٹ جائے زمیں دھنس جائیں کہیں گر جائے فلک دب جائیں کہیں
دم گھٹتا ہے گھبراتی ہیں ، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

جب تخت نشیں کے ہونٹوں پر زینبؑ کا نام آجاتا ہے
غش کھاتی ہیں گر جاتی ہیں، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

ہیں پُشت پر اُن کے ہاتھ بندھے آنکھوں کو اپنی بند کر کے
ہر اک سے خود کو چُھپاتی ہیں، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

جو غیر صدا سے ناواقف ہیں نظروں میں نامحرم کی
بس زرد ہی پڑتی جاتی ہیں ، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

تطہیر وراثت ہے جن کی یہ پردہ جن کے دم سے ہے
بالوں سے منہ کو چھپاتی ہیں، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

عُزٰی ومنات ولات وھُبل نرغے میں لیے تھے جس کو نویدؔ
یہ وہ توحید بچاتی ہیں، دربار میں بیبیاں آتی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

شبیرؑ کا وعدہ تھا نبھا لے گئی زینبؑ
تھی بات شہہؑ دیں کی بنا لے گئی زینبؑ

مقتل میں لگی قیمتِ اسلام چُکانے
سر لے کے گئے شاہ، ردا لے گئی زینبؑ

ڈھانے کے لیے سطوتِ دربارِ امیّہ
عباسؑ کے پرچم کی ہوا لے گئی زینبؑ

وہ بار کہ جو مریمؑ و سارہؑ سے نہ اُٹھا
وہ بار اکیلے ہی اُٹھا لے گئی زینبؑ

تعویذ جہاں تھا وہاں رسی کا نشاں ہے
کس سے کہے کیا لائی تھی کیا لے گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہاتھوں سے ستم گاروں کے اے شامِ غریباں
گھر تو نہ بچا دین بچا لے گئی زینبؑ

تھا لات و منات و ہُبل و عُزح کا نرغہ
توحید، نویدؔ ان سے بچا لے گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بے دینوں کے دربار میں لائی گئی زینبؑ
زہراؑ کی طرح ہائے ستائی گئی زینبؑ

پھر بیٹھنے اس کو نہ دیا یاد نے شہؑ کی
یوں بھائی کے لاشے سے اُٹھائی گئی زینبؑ

کاٹا گیا بھائی کا گلا آنکھوں کے آگے
اشکوں سے نہیں خوں سے رلائی گئی زینبؑ

موت آ گئی آخر اُسے اُجڑے ہوئے گھر میں
اُجڑی تو کبھی پھر نہ بسائی گئی زینبؑ

کیا جانیے کیا چھین لیا خاک نے اُس کا
بس خاک اُڑاتے ہوئے پائی گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

کیوں دے نہ تجھے تیرا خدا اپنی کمائی
ہاتھوں سے جو یہ تیری کمائی گئی زینبؑ

پوچھے گا نویدؔ اُس سے کہ کیا اُس نے لُٹایا
تجھ سے تو یہ توحید بچائی گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

شہؑ قتل ہوئے بڑھنے لگے شام کے سائے
زینب کہاں جائے

دڑّانہ عدو خیمۂ زینبؑ میں در آئے
زینب کہاں جائے
جاں سے نہ گزر جائے کہیں جاں پہ بنی ہے
یہ سوچ رہی ہے
چادر کو بچائے کہ سکینہؑ کو بچائے
زینب کہاں جائے
دامن میں سکینہؑ کے لگی آگ میں واری
خوں کانوں سے جاری
کانوں سے لہو پونچھے کہ وہ آگ بجھائے
زینب کہاں جائے

Presented by Ziaraat.Com

جب آخری خیمے میں لگی آگ تو سوچا
بیمار سے پوچھا
خیمے میں ہی جل جائے کہ باہر نکل آئے
زینب کہاں جائے
ظالم ہے، سکینہؑ کی کنیزی کا طلب گار
اور بر سرِ دربار
ظالم سے سکینہؑ کو بھلا کیسے چھپائے
زینب کہاں جائے
حالت کا تماشائی ہے بازار کا بازار
ہے مجمعِ اشرار
پھر کیا کرے بالوں سے اگر منہ نہ چھپائے
زینب کہاں جائے
کل ہی کی تو ہے بات مہکتا تھا بھرا گھر
کیا کیا تھے گُلِ تر
اب بھولنے بیٹھے بھی تو کس کس کو بھلائے
زینب کہاں جائے

Presented by Ziaraat.Com

تکتی ہے نویدؔ اس طرح حیرت سے ہر اک در
کیا یہ ہے وہی گھر
ویرانیٔ در دیکھ کے گھر کھانے کو آئے
زینب کہاں جائے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کے سر سے شام ردا لے کے جائے گی
عابدؑ کو درد دے کے ، دوا لے کے جائے گی

تھا سر پہ سایہ بھائی کا اب سر پہ خاک ہے
کیا لے کے آئی تھی یہاں کیا لے کے جائے گی

محشر کے روز شافعِ محشر کے واسطے
کُرتا بس ایک خوں میں بھرا لے کے جائے گی

اُڑ کر کُھلے سروں کی ردا بن کے جم گئی
زینبؑ سے گردِ راہ، دعا لے کے جائے گی

آنکھوں سے سوجھتا نہیں بیٹا جواب دو
لاشے تلک پدر کو صدا لے کے جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

اُجڑ کے زینبؑ مضطر جو گھر گئی ہوگی
سفر کی خاک کُھلے سر میں بھر گئی ہوگی

سوائے دھول کے کچھ بھی نہ آیا ہوگا نظر
اُجاڑ گھر میں جہاں تک نظر گئی ہوگی

مدینے لوٹ کے دیکھا جو ہوگا صغراؑ کو
لہو سے آنکھ تو زینبؑ کی بھر گئی ہوگی

ہزار سمت سے پتھر برس گئے ہوں گے
جدھر سے زینبؑ مضطر گزر گئی ہوگی

کسی نے بیٹھنے زینبؑ کو کب دیا ہوگا
وہ اُٹھ کے لاش سے شہہؑ کی جدھر گئی ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

پسر کے غم میں نہ سینے سے جس کا ہاتھ ہٹے
نہ زندہ ہوگی وہ ماں اور نہ مر گئی ہوگی

جو دانہ دانہ پروئی تھی شاہ نے تسبیح
نہ پوچھیئے کہ وہ کیسے بکھر گئی ہوگی

نویدؔ ہائے وہ ماں جو گئی سرِ دربار
مگر وہ بیٹی کہ جو ننگے سر گئی ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بچا کے تیروں سے تجھ کو نہ لا سکی زینبؑ
کہاں یہ غم کہ نہ تُربت بنا سکی زینبؑ

میں دیکھتی رہی گردن پہ چل گیا خنجر
نہ تم بُلا سکے بھائی نہ آ سکی زینبؑ

یہ حال کیا ہے کسی نے اگر سوال کیا
جوابِ حال میں بس خاک اُڑا سکی زینبؑ

اُسی کے سینے میں دم تھا اُسی گلے میں تھا زور
جو یاحسینؑ کی آواز اُٹھا سکی زینبؑ

برائے تقویٰ ہے بس یا حسینؑ کی تسبیح
کوئی بتا نہ سکا جو بتا سکی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

خدا کی بات جو تھی بس حسینؑ نے رکھی
جو بات شاہ کی تھی بس بنا سکی زینبؑ

گری جو خاک پہ گھر آ کے صحن میں ہائے
نہ فرشِ خاک سے خود کو اُٹھا سکی زینبؑ

نویدؔ انبیاء اِس کے لیے ہیں شکر گزار
زمیں پہ فرشِ عزا جو بچھا سکی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

درمیاں لاشوں کے مقتل میں کھڑی ہے زینبؑ
اِس اندھیرے میں کسے ڈھونڈ رہی ہے زینبؑ

سب کی نظریں ہیں چمکتے ہوئے خنجر کی طرف
بھائی کا خشک گلا دیکھ رہی ہے زینبؑ

شہہؑ پہ چلتے ہوئے خنجر کو بھلا کیا معلوم
کس طرح خاک پہ غش کھا کے گری ہے زینبؑ

بھائی کو چھوڑ کے مقتل سے ہو رخصت کیسے
لاش سے اُٹھی ہے پھر اُٹھ کے گری ہے زینبؑ

دن کی دھوپ آ کے گئی ، رات کی اوس آ کے گئی
سج رہا ہے ابھی دربار کھڑی ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

تیرے سر سے نہ یہ نکلے گی نکلتے دم تک
تیرے بالوں میں جو یہ خاک پڑی ہے زینبؑ

دیں بچانے کو جو نکلی تھی مدینے سے نویدؔ
بچ گیا دین مگر کیسے لُٹی ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

علیؑ کی بیٹی ہماری خاطر رسن میں بازو بندھا رہی ہے
ردا وہ اپنی لُٹا رہی ہے ہماری حُرمت بچا رہی ہے

ہے جس کے دم سے حسینؑ کا غم ہے جس کے دم سے غموں کا مرہم
وہ سینہ کوبی جو کر رہی ہے وہ غم کی صف جو بچھا رہی ہے

خودی بچانے، خدا بچانے، وراثتِ انبیاء بچانے
کبھی ہے بازار میں کُھلے سر کبھی وہ دربار جا رہی ہے

یہ کیا قیامت ہے ہائے ہائے وہ پشت پر تازیانے کھائے
رہیں ہم آزاد درد و غم سے وہ قیدِ زنداں اُٹھا رہی ہے

گھر اُس کا شعلوں کی زد پہ آئے ہمارے گھر تک نہ آنچ آئے
کہ گھر ہمارے رہیں سلامت بھرا گھر اپنا لُٹا رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

شریکِ کارِ حسینؑ ہے وہ چراغ شہہؑ لَو چراغ کی وہ
دیا جلانے جو آئی تھی وہ دیا جلا کے وہ جا رہی ہے

ہماری کلفت پہ رونے والی ہماری غفلت پہ رونے والی
ہماری حالت پہ رونے والی لہو کے آنسو بہا رہی ہے

وہ آ رہی ہے نویدؔ اب بھی گُلوئے شہؑ سے صدائے زینبؑ
وہ دشتِ کرب و بلا سے ہو کر صدائے ہل من جو آ رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

اے نانا تیری امت سے ترا دیں بچا کر لائی ہے
تری بے گھر زینبؑ آئی ہے، بے چادر زینبؑ آئی ہے

پوچھا جو کسی نے زینبؑ سے بھائی ہے کہاں تو زینبؑ نے
اک مٹھی خاک اٹھائی ہے اور خاک ہوا میں اُڑائی ہے

بے جاں حُجرے چُپ دروازے، ساکت پردے، بے جنبش لب
یا گھر میں ہے اک سناٹا یا زینبؑ کی تنہائی ہے

قرآن تھا جو شبیرؑ کا تن مقتل میں سُموں سے روندا گیا
جُزدان تھا جو تن کا کُرتا وہ خون میں ڈوبا لائی ہے

مقتل میں لگی تھی قیمتِ دیں بولی دیتے تھے دشمن دیں
اے نانا میں نے قیمتِ دیں اپنی چادر سے چُکائی ہے

Presented by Ziaraat.Com

تھا کس نے سوار کرایا جب زینبؑ کی سواری نکلی تھی
اے شہرِ مدینہ کہاں ہے وہ زینبؑ کی سواری آئی ہے

اُس چادر سے ہی کعبے کی حُرمت کا بنے گا غلاف نویدؔ
بھائی پر سے صدقہ کرکے جو چادر زینبؑ آئی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

گھر لوٹ کے گھر میں پہلا دیا کس طرح جلا یا زینبؑ نے
بس آہ بھری اور گُھٹ گُھٹ کر بیٹوں کو پکارا زینبؑ نے

پھر کوئی ہُوک اُٹھی دل سے پھر شامِ غریباں یاد آئی
حُجروں میں عونؑ و محمدؑ کے دیکھا جو اندھرا زینبؑ نے

سہ میل پہ مدفن سرور سے مدفن ہے عونؑ و محمدؑ کا
بھائی کے سر سے بیٹوں کا یوں صدقہ اُتارا زینبؑ نے

کس طرح سے زینبؑ اور صغرؑا اک دوسرے کو پہچانے گی
صغرؑا کے بال سفید ہوئے کیا کالا جوڑا زینبؑ نے

اک شور اُٹھا اُجڑے گھر میں ہائے اکبرؑ ہائے اصغرؑ
صغرؑا نے سنبھالا زینبؑ کو صغرؑا کو سنبھالا زینبؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

غش آنے سے پہلے دونوں نے اک دوسرے کو بس تھام لیا
صغراؑ نے جو دیکھا زینبؑ کو صغراؑ کو جو دیکھا زینبؑ نے

نبیوں کی وراثت کے وارث کی امانت دار بہن تھی نویدؔ
توحید کے بار کو شانوں پر تنہا ہی اٹھایا زینبؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بھائیؑ پہ گھر لُٹانے ہمشیر گھر سے نکلی
دینِ محمدیؐ کی تقدیر گھر سے نکلی

وہ جو خدا نے دیکھا وہ جو انبیاء نے دیکھا
وہ جو اوصیاء نے دیکھا وہ جو اولیا نے دیکھا
اس خواب کو بچانے تعبیر گھر سے نکلی

مقتل میں خوں بہے گا جس سر سے وقتِ سجدہ
کٹ جائے گا گلا جو خنجر سے وقتِ سجدہ
بن کر وہ اُس گلے کی تقدیر گھر سے نکلی

صدقہ یہ اک بہن کا تیرے حوالے کعبہ
چاہے تو اِس ردا سے پردہ بنالے کعبہ
اپنی ردا لُٹانے تطہیر گھر سے نکلی

Presented by Ziaraat.Com

تیغوں کی چھاؤں میں وہ حق کی اذان دینے
سینے پہ کھانے نیزہ مقتل میں جان دینے
جیسے نبیؐ تھے ویسی تصویر گھر سے نکلی

امت نے جب بھلا دی اپنے نبیؐ کی سیرت
باطل نے جب بدل دی اسلام کی شریعت
باطل کو زیر کرنے تدبیر گھر سے نکلی

چھوڑا قرآنِ ناطق صامت کا رنگ بدلا
قرآں کے حافظوں نے قرآں کا ڈھنگ بدلا
قرآن کو بچانے تفسیر گھر سے نکلی

یہ ہے نویدؔ جس سے کرب و بلا بنے گی
یہ خاک جس کے دم سے قبلہ نما بنے گی
کرب و بلا بنانے تاثیر گھر سے نکلی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

خود کو سنبھال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں
صدقہ نکال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

چادر چھنے گی جس دم تب کون پاس ہوگا
قیدی بنیں گے جب ہم تب کون پاس ہوگا
مت کر سوال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

مقتل میں کھو نہ جائیں غازی کے بعد بچے
بے حال ہو نہ جائیں غازی کے بعد بچے
رکھنا خیال زینبؑ عباسؑ جارہے ہیں

پردیس میں چھنے گی اب تیرے سر سے چادر
اب بال کھول اپنے اے بی بی اپنے سر پر
لے خاک ڈال زینبؑ عباسؑ جارہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

بچوں کے اب طمانچے اے بیبیوں لگیں گے
شامِ غریباں ہوگی خیمے بھی اب جلیں گے
وقتِ زوال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

شہہؑ رہ گئے ہیں تنہا کوئی نہیں ہے زینبؑ
غازیؑ کے بعد شہہؑ کا کوئی نہیں ہے زینبؑ
شہہؑ کا خیال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

غازیؑ کے گرد پھر کر آنچل کی تو ہوا دے
شانے پہ ہاتھ رکھ کر غازیؑ کو تُو دعا دے
اے پُر جلال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

خیمے میں تھام کے دل پھر آ نہ جائیں سرورؑ
سُن کر یہ بین تیرے غش کھا نہ جائیں سرورؑ
مت ہو نڈھال زینبؑ عباس جا رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

برپا نویدؔ اس دم خیمے میں ہے وہ محشر
زینبؑ سے کہہ رہی ہیں سب بیبیاں لپٹ کر
کیا ہوگا حال زینبؑ عباسؑ جا رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

آ گیا بازارِ شام، آ گیا بازارِ شام
اپنے بابا سے سنا تھا تو نے بی بی جس کا نام

شام کے دربار میں سر ننگے جانا ہے تجھے
اور رسن بستہ وہاں خطبہ سنانا ہے تجھے
تیری ماں نے اس لیے رکھا ہے زینبؑ تیرا نام
آ گیا بازارِ شام آ گیا بازارِ شام

کھاتی ہے پتھر مگر محشر اُٹھاتی ہی نہیں
سر سے بہتا ہے لہو پر، سر اٹھاتی ہی نہیں
لب پہ ہے نادِ علیؑ اور دل میں ہے یادِ امامؑ
آ گیا بازارِ شام، آ گیا بازارِ شام

Presented by Ziaraat.Com

قافلے سے شور جب نزدیک تر ہونے لگا
زرد جب بیمار کا رخ سر بسر ہونے لگا
ہائے فضہ سے کیا زینبؑ نے بس اتنا کلام
آ گیا بازارِ شام، آ گیا بازارِ شام

مریم و سارہ سے افضل اس لیے ہے تیرا نام
مریم و سارہ کی راہوں میں نہ تھا ، بازارِ شام
بے ردائی نے تری تجھ کو دیا ہے یہ مقام
آ گیا بازارِ شام، آ گیا بازارِ شام

روند ڈالا تخت و تاجِ شام کو جس نے نویدؔ
اور زندہ کر دیا اسلام کو جس نے نویدؔ
جس نے سر کی شام کی منزل، اُسے شہہؑ کا سلام
آ گیا بازارِ شام، آ گیا بازارِ شام

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کہا یہ دن نے نکل کر سفر میں ہے زینبؑ
کہا یہ رات نے ڈھل کر سفر میں ہے زینبؑ

ہیں اس کے ہاتھوں میں اک کُرتا اور دو بازو
گلوئے شاہ سے مقتل میں جو بہا تھا لہو
لہو وہ چہرے پر مل کر سفر میں ہے زینبؑ

بندھی ہوئی وہ رسن آج بھی ہے بازو میں
وہ تازیانوں کے نیل آج بھی ہیں پہلو میں
کُھلا ہے آج بھی وہ سر سفر میں ہے زینبؑ

جگر میں تیر جو پیوست تھا جگر میں ہے
پڑی ہوئی ہے جو اب تک وہ خاک سر میں ہے
ابھی تلک یونہی بے گھر سفر میں ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

وہی ہے شام کا بازار اور وہی منظر
برس رہے ہیں سروں پر اسی طرح پتھر
اسی طرح ہے وہ زد پر سفر میں ہے زینبؑ

نہ سر پہ سایہ لیا پھر کبھی حسینؑ کے بعد
نہ ٹھنڈا پانی پیا پھر کبھی حسینؑ کے بعد
ردا نہ اوڑھی کُھلے سر سفر میں ہے زینبؑ

جہاں میں گونجے گی ہل من کی یہ صدا جب تک
رہے گی زینبؑ مضطر بھی بے ردا جب تک
کہ ہے شریکِ برادر سفر میں ہے زینبؑ

یہی دیا ہے اندھیرے میں روشنی کی کرن
ہے اس دیے سے چراغِ حسینیت روشن
دیا جو ہاتھوں میں لے کر سفر میں ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہوں تخت پر ابو طالبؑ ہو حشر کا میدان
کہ جب تلک نہ رکھی جائے عدل کی میزان
کہ جب تلک نہ ہو محشر سفر میں ہے زینبؑ

صدائے گریہ جو گریہ بڑھا رہی ہے نویدؔ
صدائے ماتمِ سرورؑ جو آرہی ہے نویدؔ
یہ کہہ رہی ہے برابر سفر میں ہے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

رو کے کہہ رہی ہیں ہائے بیبیاں یا علیؑ
بندھ رہی ہیں بازؤں میں رسیاں یا علیؑ

تازیانے اور پشتِ نیک خو، ہائے خاردار طوق اور گلُو
ہنس رہے ہیں دیکھ کر جسے عدو بیبیوں کی آنکھ ہے لہو لہو
پاؤں میں گڑی ہوئی ہیں بیڑیاں یا علیؑ

صدقہ کر کے پھینکتے ہیں اہل شر خرمے ہائے جب نبیؐ کی آل پر
ہائے کیوں نہیں ہے کوئی نوحہ گر پھٹتا کیوں نہیں زمین کا جگر
ٹوٹ گرتا کیوں نہیں یہ آسماں یا علیؑ

کوفیوں کی بے وفائی دیکھ لی شامیوں کی بے حیائی دیکھ لی
رسیوں میں ہر کلائی دیکھ لی بیبیوں کی بے ردائی دیکھ لی
کیوں نہ روئے خون ہائے ساربان یا علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

آ گیا کہاں حیا کا قافلہ یاعلیؑ و یاعلیؑ کی ہے صدا
خاک سے ہر ایک سر اُٹھا ہوا بے کجاوہ بے عمامہ بے ردا
ہے اماں میں جن کی رب، ہیں بے اماں یاعلیؑ

راہ میں کہاں اُسے قرار ہے نحیف ہے ضعیف ہے نزار ہے
جس کے ایک ہاتھ میں مہار ہے جو اکیلا سب کا سوگوار ہے
طوق کا یہ وزن اور یہ ناتواں یاعلیؑ

کروٹیں بدل رہی ہے کربلا سینہ سینہ پل رہی ہے کربلا
مشعلوں میں ڈھل رہی ہے کربلا آگے آگے چل رہی ہے کربلا
رکا نہیں ہے آج بھی یہ کارواں یاعلیؑ

سجدے سے اٹھا اب اپنا سر نویدؔ شب گزر چکی ہوئی سحر نویدؔ
گریے میں ہوئی ہے شب بسر نویدؔ ہے تجھے کچھ اس کی بھی خبر نویدؔ
وِرد کر رہی تھی بس یہی زبان یاعلیؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

گزرا تھا بیبیوں کو لے کر کہاں کہاں سے پوچھو نہ سرباں سے
آئے کُھلے سروں پر پتھر کہاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

یا سیلیاں لگی تھیں یا رسیاں بندھی تھیں
زینبؑ کے بازوؤں پر آئے نشاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

باندھی گئی تھی بیڑی طوقِ گلو سے کیسے
آتی تھی سانس کیسے کھنچتی تھی جاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

چلتی تھیں قید ہو کر جُھک جُھک کے بیبیاں کیوں
باندھی گئی سکینہؑ کے ریسماں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

Presented by Ziaraat.Com

لائی تھی جو وطن سے دامن میں پھول زینبؑ
بکھرے وہ پھول کیسے آئی خزاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

بس دیکھ لو سروں پر یہ خاک رہ گزر کی
کس کا ہے اور چلا تھا یہ کارواں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

ہر لمحہ کربلا ہے ساری زمیں ہے مقتل
آغاز گر کے تو وہ داستاں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

سب پر نویدؔ کی تھی جس بار نے گرانی
وہ بار کھینچ لایا یہ ناتواں کہاں سے
پوچھو نہ سارباں سے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ نے کُھلے سر بھرے بازار کو دیکھا
بیڑی کو کبھی عابدِؑ بیمار کو دیکھا

گھبرا گئی کچھ اور بھی گھبرائی ہوئی شام
دھندلا گئی کچھ اور بھی دھندلائی ہوئی شام
جب خوں میں نہائے ہوئے راہوار کو دیکھا

یہ ہٹتے ہوئے دیکھا ہے محور سے زمیں کو
یا گھوڑے سے گرتے ہوئے دیکھا شہہِ دیں کو
یا گرتے ہوئے کعبے کی دیوار کو دیکھا

وہ جسم تھا تیروں میں کچھ اس طرح ترازو
نیزوں سے شکستہ ہوئے اس طرح وہ پہلو
اس پار کے ہر زخم سے اُس پار کو دیکھا

Presented by Ziaraat.Com

وہ طوق ہو زنجیر ہو زندان کہ دربار
وہ راہ کے پتھر ہوں کہ شام کا بازار
بس شکر کے سجدے ہی میں بیمار کو دیکھا

زینبؑ نے نویدؔ آگ بھڑکتی ہوئی دیکھی
دستار وہ سب خون میں ڈوبی ہوئی دیکھی
پھر ہائے سرِ غازیؑ علمدار کو دیکھا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

جب پتھروں کی زد پہ گرفتار آ گیا
زینبؑ پکاریں شام کا بازار آ گیا

زخموں سے خوں کی دھار بھی ٹھہری نہ تھی ابھی
عابدؑ نے غش سے آنکھ بھی کھولی نہ تھی ابھی
پھر تازیانہ لے کے ستمگار آ گیا

پاؤں دھنسے کہ بیڑیاں خاموش ہوگئیں
اُٹھا وہ شور بیبیاں خاموش ہوگئیں
پھر غش میں ہائے قافلہ سالار آ گیا

گزری جدھر جدھر سے قیامت ہوئی نہ کم
زینبؑ کے سر سے ایک مصیبت ہوئی نہ کم
بازار سے جو نکلی تو دربار آ گیا

Presented by Ziaraat.Com

وہ قہقہے وہ شور وہ تاشے وہ اژدھام
عابدؑ کے لب پہ ہائے کبھی آ گیا جو شام
زینبؑ کو یاد دروں کا آزار آ گیا

اس قافلے نے کیسی مصیبت نہیں سہی
راہوں میں قیدیوں کے لیے دھوپ ہی رہی
کب یہ ہُوا کہ سایۂ دیوار آ گیا

روزِ جزا نویدِ صفِ انبیاء سجی
حق کی صدا پہ اُٹھ گئے تعظیم کو سبھی
جب صبر کے قبیلے کا سردار آ گیا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کہہ دو کوئی ہوا سے خاک اس طرح اُڑائے
کوفے کے شہریوں کو زینبؑ نظر نہ آئے

اب جم چکی سروں پر خیموں کی راکھ اُڑ کر
چادر نہیں سروں پر اب سر ہیں اور پتھر
اِن بیبیوں کے سر سے اب اُٹھ گئے ہیں سائے

سر اپنا چوبِ محمل سے مارتی ہے زینبؑ
بہتا ہے خون سر سے جاں وارتی ہے زینبؑ
نیزے پہ سر جو شہؑ کا محمل کے پاس آئے

بڑھتا ہے جب بھی کوئی خود بڑھ کے ٹوکتی ہے
ہر تازیانہ اپنے ہاتھوں پہ روکتی ہے
فضہ جو اپنے پیچھے زینبؑ کو ہے چھُپائے

Presented by Ziaraat.Com

دیوار و در کو صغراؑ کیا دے جواب آخر
سناٹا پوچھتا ہے کب آئیں گے مسافر
صغراؑ کا حال کیا ہے کیسے کوئی بتائے

بازو بندھا کے اپنے مقتل سے جارہی ہے
ہائے نظر جو اُس کو اک لاش آرہی ہے
کیسے نظر ہٹائے کیسے قدم اُٹھائے

یہ قرض آنسوؤں کا ہائے چُکے تو کیسے
ہے یہ نویدؔ دریا دریا رکے تو کیسے
زینبؑ کی بے ردائی سجادؑ کو رلائے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بھائی سے چھٹ کے بہن شام چلی جائے گی
سنگ کھاتی ہوئی ہر گام چلی جائے گی

اب نہ چادر ہے نہ شبیرؑ نہ بیعت کا سوال
کرکے اِس اُمت مرحومہ سے حرمت کا سوال
مبتلائے غم و آلام چلی جائے گی

استغاثائے گلو گیر کی ہل من کے سوا
دین کچھ بھی نہیں شبیرؑ کی ھل من کے سوا
دے کے امت کو یہ پیغام چلی جائے گی

اپنے بیمار کو دروں کے ستم سہتے ہوئے
دیکھتی جائے گی زخموں سے لہو بہتے ہوئے
خون روتی ہوئی وہ شام چلی جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

خیمے سے رخصتِ اکبرؑ کو لیے آنکھوں میں
شہہؑ پہ چلتے ہوئے خنجر کو لیے آنکھوں میں
ساتھ لے کر کئی ہنگام چلی جائے گی

صبح کو اپنے چراغوں سے وہ روشن کرکے
رات کا اپنے ستاروں سے وہ دامن بھر کے
صبح دم آکے سرِ شام چلی جائے گی

جو کسی سے نہ جھکا سر وہ یہ جھکوائے گی
سجدہ آدمؑ کو یہ ابلیس سے کروائے گی
کرکے آغاز کا انجام چلی جائے گی

شام کا ہوش نہ کچھ فکر سحرِ ہوگی اُسے
غم میں اُجڑے ہوئے گھر کی نہ خبر ہوگی اسے
صبح کب آئے گی کب شام چلی جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

شہہؑ کی مجلس کا وہ یوں فرش بچھائے گی نویدؔ
خود بھی روئے گی زمانے کو رلائے گی نویدؔ
کرکے اس ذکر کو وہ عام چلی جائیگی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کُھلے سروں سے کسی کو حیا نہیں آئی
کہ سنگ آئے کہیں سے ردا نہیں آئی

اگرچہ ہوتی رہی تجھ پہ سنگ کی بوچھار
وہ راہِ شام ہو بازار ہو کہ ہو دربار
لبوں پہ تیرے مگر کب دعا نہیں آئی

کھڑے ہوئے تھے ستانے کو سب ہی راہوں میں
طمانچے آئے لگانے کو سب ہی راہوں میں
کسی نے حال ہو پوچھا وہ جا نہیں آئی

یہ جان جاتی تو آساں تھا شام کا بازار
جو موت آتی تو آساں تھا شام کا بازار
حیا کے مارے ہوؤں کو قضا نہیں آئی

Presented by Ziaraat.Com

بس ایک چُپ تھی زباں سارے بے زبانوں کی
کہ ہر طرف سے تھی آواز تازیانوں کی
کہ آہ کرنے کی کوئی صدا نہیں آئی

سجے ہوئے تھے ہر اک سر پہ طرّہ و دستار
رسولؐ زادی کُھلے سر تھی اور بھرا دربار
حیا کسی کو مگر اے خدا نہیں آئی

کوئی بتاؤ کے باقی ہے اور کتنا سفر
سکینہؑ پوچھتی تھی سب سے ہر طمانچے پر
وہ راہ جس پہ گھر آتا ہے کیا نہیں آئی

نہ کُھل سکا درِ زنداں گزر گئی وہ نویدؔ
جو بچی قید تھی دَم گُھٹ کے مر گئی وہ نویدؔ
قضا کے آنے سے پہلے ہوا نہیں آئی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

آ گئی شامِ غریباں کہاں جائے زینبؑ
ہُوا پُر ہول بیاباں کہاں جائے زینبؑ

سورۂ حمد کی تمہید جسے تھامے ہے
یہ وہ دامن ہے کہ توحید جسے تھامے ہے
جل رہا ہے وہی داماں کہاں جائے زینبؑ

جو تبرک ہے وراثت ہے ابو طالب کی
وہ جو ترکہ ہے امانت ہے ابو طالب کی
لُٹ رہا ہے وہی ساماں کہاں جائے زینبؑ

اور ہی رنگ تھا جنگل میں جب آئی تھی یہاں
پھول ہی پھول تھے آنچل میں جب آئی تھی یہاں
ہائے اب خاک بہ داماں کہاں جائے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

سب سے زینبؑ کو جو پیارا تھا وہ بھائی نہ بچا
رہ گئی عونؑ و محمدؑ کو بھی وہ کرکے فدا
کرنے اس درد کا داماں کہاں جائے زینبؑ

نیزے ہاتھوں میں لیے گھر میں دَر آئے ہیں عدو
آگ خیموں میں ہے اور خیموں کو گھیرے ہیں عدو
بول خاموشیِ یزداں کہاں جائے زینبؑ

مانگتی ہے وہ قضا پر نہ قضا آتی ہے
گر سکینہؑ کو بچائے تو ردا جاتی ہے
ایسے عالم میں پریشاں کہاں جائے زینبؑ

خاک پر گرتا ہے کوئی ، کوئی غش کھاتا ہے
کوئی بچہ کہیں شعلوں میں گھرا جاتا ہے
ایک ہے سب کی نگہباں کہاں جائے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہائے یہ شامِ غریباں کہاں لے آئی نویدؔ
شب کا سناٹا ہے زینبؑ کی ہے تنہائی نویدؔ
کہنے کو حالِ پریشاں کہاں جائے زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

لاشہ مرے بھائی کا بکھرا ہے سرِ مقتل
ہر سمت درندے ہیں اور گونجتا ہے جنگل

جانے کی ہے تیاری مقتل سے سُوئے زنداں
ہیں طوق کے لنگر سے عابدؑ کے قدم لرزاں
ہے دور تلک صحرا اور سر پہ نہیں بادل

بس دھوپ ہی دیکھی ہے دیکھی نہ کہیں چھاؤں
رِستا ہے لہو اِن سے کیسے ہیں ترے پاؤں
شل ہوتی ہے زنجیریں پاؤں نہیں ہوتے شَل

بابا کو سرِ مقتل سوتے ہوئے دیکھا ہے
پھوپھیوں کو برہنہ سر ہوتے ہوئے دیکھا ہے
اس صبر کی منزل میں نبیوں سے ہے وہ افضل

Presented by Ziaraat.Com

بیٹھے تو اُٹھے کیسے اُٹھے تو چلے کیسے
باندھا ہے لعینوں نے بچی کا گلا ایسے
جب بیبیاں اُٹھتی ہیں ہو جاتی ہے وہ بے کل

کھاتی ہے نہ پیتی ہے، روتی ہے نہ سوتی ہے
جینے کی بھلا یہ بھی صورت کوئی ہوتی ہے
بس منہ تکے جاتی ہے اک ایک کا وہ ہر پل

جتنے تھے بڑے گھر کے سب کی وہ دلاری تھی
شبیرؑ کے بعد عابدؑ کو سب سے جو پیاری تھی
دفن اس کو کیا لیکن ماتھے پہ نہ آیا بل

آیا ہے یہ سر کس کا زنداں میں نویدؔ آخر
شور اُٹھا ہے یہ کیسا زنداں میں نویدؔ آخر
دم کس نے یہ توڑا ہے زندان میں ہے ہلچل

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بازار کے منظر کو اور اپنے کھلے سر کو بھولی نہیں میں
اپنے بندھے ہاتھوں کو بیمار کے زیور کو بھولی نہیں میں

اٹھتی ہوئی آندھی کو وحشت کو بیاباں کو
چھپتے ہوئے سورج کو ، تاریکی کو میداں کو
چلتے ہوئے خنجر کو نیزے پہ ترے سر کو ،بھولی نہیں میں

لہراتے ہوئے نیزہ ہائے شمر کا وہ بڑھنا
آ آکے مرے پیچھے ہر بی بی کا وہ چھپنا
شعلوں میں گھرے گھر کو چھنتی ہوئی چادر کو،بھولی نہیں میں

جس رات میں تنہا تھی،اُس رات کے ڈھلنے کو
ٹوٹے ہوئے نیزے کو، اُس رات کے پہرے کو
بچوں کے سسکنے کو اور راکھ کے بستر کو ،بھولی نہیں میں

Presented by Ziaraat.Com

یاد آتا ہے اک ماں کا وہ خاک میں دھنس جانا
اور آگ کے شعلوں میں اک ماں کا جھلس جانا
جلتے ہوئے جھولے سے لپٹی ہوئی مادر کو، بھولی نہیں میں

اُن شام کی گلیوں کو جن سے کُھلے سر گزرے
جس دَر سے گُزرنے میں تھے سولا پہر گزرے
دربار کے اُس دَر کو اور شامیوں کے شر کو، بھولی نہیں میں

فضہ کو مرا بھائی ماں کہہ کہ بلاتا تھا
دم اس کا مرے بھائی کے نام پہ جاتا تھا
رتبے میں جو ماں بن کر آئی اُسی مادر کو، بھولی نہیں میں

معصوم سکینہؑ کو بڑھتے ہوئے نیزوں کو
رستے ہوئے گالوں کو، بے رحم طمانچوں کو
رستے ہوئے کانوں کو کھینچتے ہوئے گوہر کو، بھولی نہیں میں

Presented by Ziaraat.Com

اک چاند تھا بدلی میں چھپتا تھا نکلتا تھا
پردہ درِ خیمہ کا اُٹھتا کبھی گرتا تھا
وہ خیمۂ لیلیٰؑ سے ہائے رخصتِ اکبرؑ کو، بھولی نہیں میں

ہے آج بھی وہ گریہ ہے آج بھی وہ زاری
ہے آج بھی پتھر کے سینے سے لہو جاری
روتے ہوئے پتھر کو پتھر پہ رکھے سر کو، بھولی نہیں میں

آتی ہے نویدؔ اب بھی آواز یہ زینبؑ کی
ہے مجھ کو قسم صدیوں سے سوکھے ہوئے لب کی
پیاسے علی اصغرؑ کو سوکھے ہوئے ساغر کو، بھولی نہیں میں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہائے صغرا کے لیے گردِ سفر لیجائیگی
پاس زینبؑ کے بچا کیا ہے جو گھر لے جائے گی

دم رکا جاتا ہے سینے میں کہ اکبرؑ کی جگہ
کیسے وہ اکبرؑ کے مرنے کی خبر لیجائیگی

خاک پر جس دم گرے گی کہہ کے زینبؑ یا حسینؑ
یہ صدا تو ہائے صغرا کا جگر لیجائیگی

لاشۂ شہہؑ سے اُٹھا کر خود کو وہ سوئے قفس
کس طرح لیجائیگی یارب مگر لیجائیگی

کچھ نہ لے جائیگی وہ پیشِ خدا محشر کے روز
ہاں بس اک کُرتا ہے جو وہ خوں میں تر لیجائیگی

Presented by Ziaraat.Com

کیا ملا فضہ کو زہراؑ کو دکھانے کے لیے
تازیانوں کے نشاں بس پشت پر لیجائیگی

گھر جلا کیسے یہ صغراؑ کو دکھانے کیلئے
اک مٹھی راکھ کی صورت میں گھر لیجائیگی

جس جگہ تعویز تھا رسی بندھی کیسے نویدؔ
نیل کی صورت میں رودادِ سفر لیجائیگی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کا سر برہنہ بازارِ شام آنا
سادات کیسے بھولیں اُمت کا تازیانہ

احسان ہے خدا پر احسان انبیاء پر
اپنی ردا لٹا کر توحید کا بچانا

ہاتھوں میں رسیاں تھیں رسی میں بیبیاں تھیں
ہائے وہ بیبیوںؑ کا بالوں سے منہ چھپانا

پینے کو پیاس تھی بس کھانے کو بھوک تھی بس
زنداں میں قیدیوں کا بس یہ تھا آب و دانہ

زندان میں سکینہؑ کا تھا یہی قرینہ
کھانا طمانچے رونا رونا طمانچے کھانا

Presented by Ziaraat.Com

بچوں کو شامیوں کا راہوں میں ظالموں کا
پانی دِکھا دکھا کر وہ خاک پر بہانا

سمجھے نویدؔ اب کچھ یہ وقت ہی ہے سب کچھ
سمٹے تو کربلا ہے پھیلے تو ہے زمانہ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کی ردا کے سائے میں غازیؑ نے علم لہرایا ہے
صدقے کیلئے ہر بی بی نے اپنا آنچل بندھوایا ہے

زینبؑ کی انگلی تھام کے ہی غازیؑ نے چلنا سیکھا ہے
زینبؑ کی اجازت سے ہی قدم سوئے میدان اٹھایا ہے

سورج بن کر اِس چاند کو بھی اپنی آغوش میں پالا ہے
اپنے سائے میں زینبؑ نے عباسؑ کو غازیؑ بنایا ہے

شہہ نے تو علم دیکر اسکو سردار کیا تھا لشکر کا
شانوں کو کٹا کر غازیؑ نے زینبؑ کا مان بڑھایا ہے

اُس رات ٹہل کر غازیؑ نے عاشور کی شب کو صُبح کیا
شب بھر زینبؑ نے اشکوں سے غازی کے علم کو سجایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ سے ملی ہے سرداری سرورؑ سے ملی ہے علمداری
زینبؑ سے اجازت مانگی ہے سرورؑ سے علم جب پایا ہے

لاکھوں ہی لگیں گے تیر مگر یہ داغ نہ جائیگا دل سے
بتیس برس کے بھائی کا دل پر جو داغ اُٹھایا ہے

رخصت ہوا شہؑ سے وہ بھائی شبیرؑ پناہ میں تھے جس کی
اب شاہؑ کے سر پر محشر تک بس اک غربت کا سایہ ہے

اسکے بازو کی قتاطوں میں توحید سلامت ہے ہر دم
جس نے شانوں کو کٹایا ہے جس نے یہ دین بچایا ہے

محسوس ہوا ہے بس اُس کو یہ عرش بریں ہے زیرِ قدم
جس نے بھی اپنے شانوں پر غازیؑ کے علم کو اٹھایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

سیراب یہ جس کے صدقے میں مخلوقِ خدا ہوتی ہے نویدؔ
یہ ساری سبیلیں ہیں اس کی جس نے دریا ٹھکرایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کس نے یہ دیں بچایا زینبؑ کی بات ہوگی
کس نے ہے گھر لٹایا زینبؑ کی بات ہوگی

سایہ ہے کس ردا کا جس سے یہ زندگی ہے
کس در کا یہ دیا ہے جس سے یہ روشنی ہے
کس نے دیا جلایا زینبؑ کی بات ہوگی

اپنے قدم سے بدلا عباسؑ کے قدم کو
گرنے دیا نہ کس نے میدان میں علم کو
کس نے علم اٹھایا زینبؑ کی بات ہوگی

بھائی پہ کرکے صدقہ کس نے ردا لُٹائی
کعبے یہ تیری حرمت کس نے بتا بچائی
کس نے غلاف اُڑھایا زینبؑ کی بات ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

کوئی بتاؤ کوئی کیا جانتا خدا کو
توحید کو بچا کر بے آسرا خدا کو
کس نے خدا بنایا زینبؑ کی بات ہوگی

ہل من کا بوجھ جس کے کاندھوں پہ آج بھی ہے
کرب و بلا یہ جس کے شانوں پہ آج بھی ہے
کس نے یہ بار اُٹھایا زینبؑ کی بات ہوگی

کس کا یہ مرتبہ ہے یہ حوصلہ ہے آخر
کرب و بلا کو زندہ کس نے رکھا ہے آخر
کس نے علم سجایا زینبؑ کی بات ہوگی

ہر کوئی جانتا ہے کس نے خدا کو پایا
ہر کوئی مانتا ہے کس نے خدا کو پایا
کس کو خدا نے پایا زینبؑ کی بات ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

ہونٹوں پہ اولیا کے ہے جو نویدؔ نوحہ
ہونٹوں پہ انبیاء کے ہے جو نویدؔ نوحہ
کس نے ہے یہ لکھایا زینبؑ کی کی بات ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

قل ھُو اللہ ھُو احد زینبؑ کبراؑ مدد
نفسِ اللہ ھوالصمد زینبِؑ کبراؑ مدد

جب اندھیرا شام کا پردیس میں چھانے لگا
جب سرِ شبیرؑ نیزے پر نظر آنے لگا
غش سے آنکھیں کھول کر سجادؑ نے اتنا کہا

چل رہی تھیں آندھیاں اور آسماں سب سرخ تھا
ہائے خنجر کے تلے تھا جس گھڑی شہہؑ کا گلا
دے رہی تھی یہ صدا شعلوں میں گھر کر کربلا

چھاگئی جب کربلا میں شام کی ہر سُوگھٹا
چاند سے سینے میں ہائے جس گھڑی نیزہ لگا
گر کے گھوڑے سے علیؑ اکبرؑ نے دی اُس دم صدا

Presented by Ziaraat.Com

چُھو رہا تھا آسماں کو جلتے خیموں کا دھواں
گھر گئی تھیں آگ کے شعلوں میں جس دم بیبیاں
ہر طرف سے عصر کا ہنگام دیتا تھا صدا

کٹ گئے بازو مگر چھوڑا نہ اُس نے حوصلہ
تیر جب اک آن کر مشکِ سکینہؑ پر لگا
تھام کر دل ہائے غازیؑ نے فقط اتنا کہا

نامِ زینبؑ جب کوئی لے اشک برساؤں نویدؔ
بس اِسی نوحے کو ساری عمر دہراؤں نویدؔ
مرتے دم بھی بس رہے میرے لبوں پر یہ صدا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

آنکھ والے میں نے تیری کبریائی دیکھ لی
کس طرح تو نے حرم کی بے ردائی دیکھ لی

وہ تو بس شبیرؑ ہے جس نے پیالہ بھر دیا
میں نے اے تشنہ لہو تیری گدائی دیکھ لی

اے خدا پچھتے ہوئے کیا تو نے دیکھا تو بتا
میں نے تو لٹتے ہوئے شہؑ کی کمائی دیکھ لی

جس کے اک سجدے نے تجھ تنہا کو یکتا کردیا
جو بڑا ہے اس کے سجدے کی بڑائی دیکھ لی

یوسف و یعقوب کا قصہ سنانے والے دیکھ
دیکھ صغراؑ نے جو اکبرؑ کی جدائی دیکھ لی

Presented by Ziaraat.Com

اے نویدؔ اب خود کو کر لے خود فراموشی میں گم
خود نمائی میں تو تُو نے جگ ہنسائی دیکھ لی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

نہ پوچھ کرب و بلا کس طرح بسائی گئی
فلک ردا سے لہو سے زمیں بنائی گئی

سجا دیا گیا ہر ایک اشک عابدؑ کا
ردائے عرش ستاروں سے جب سجائی گئی

گھٹا ہے شام کے زنداں میں دم سکینہؑ کا
کسے خبر یہ ہوا کس طرح چلائی گئی

بھری ہے مشکِ سکینہؑ سے پیاس اصغرؑ کی
سبیل پانی کی یہ کس طرح لگائی گئی

وہ اک دیا شبِ عاشور جو بجھایا گیا
اُسی کے صدقے میں یہ روشنی بنائی گئی

Presented by Ziaraat.Com

کسے خبر سرِ زینبؑ سے لی گئی چادر
احد کے پردے میں توحید جب چھپائی گئی

قسم ہے عصر کی ھل من سے لی گئی آواز
صدائے کن جو بہ روزِ ازل لگائی گئی

یہ نوحہ تب کہیں جا کر ہوا سپردِ قلم
نویدؔ آنکھ سے جب جوئے خوں بہائی گئی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

میلا لگانے والوں زینبؑ اجڑ گئی ہے
خوشیاں منانے والوں زینبؑ اجڑ گئی ہے

برسانے قیدیوں پر تم پھول کیوں یہ آئے
اے سنگ لانے والوں زینبؑ اجڑ گئی ہے

پہلے ہی قیدیوں کے پیروں میں آبلے ہیں
کانٹے بچھانے والوں زینبؑ اُجر گئی ہے

پہلے ہی قیدیوں کے سینے دکھے ہوئے ہیں
ہنس کر رلانے والوں زینبؑ اجڑ گئی ہے

زنجیر کا یہ ماتم پرسہ ہے سیدہؑ کا
فتوے لگانے والو زینبؑ اُجڑ گئی ہے

Presented by Ziaraat.Com

حج کرکے حاجیوں نے مارا ہے شاہ دیں کو
کعبے کے ڈھانے والو زینبؑ اجڑ گئی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ سے لینے آیا اجازت جو باوفا
سر اپنا پائے زینبؑ مضطر پہ رکھ دیا
تھامے ہوئے کمر کو یہ بولے شہِ ہُدا
اُٹھو بہن کہ پھول سے خوشبو ہوئی جدا
اب کھولو سر کے بال کہ ماتم کرو بپا
پکڑے ہوئے جگر کو اُٹھی بنتِ مرتضیٰ
اور دونوں ہاتھ تھام کے غازیؑ سے یہ کہا

عباسؑ ترے ہاتھ مرے سر کی ہیں ردا اے شیر تو نہ جا
یہ ہاتھ کٹ گئے تو کرونگی ردا کا کیا اے شیر تو نا جا

کون آئے گا بچانے کو تیروں سے بھائی کو
خنجر چلے گا جب تو کسے دونگی میں صدا

Presented by Ziaraat.Com

نیزہ ہر ایک ہاتھ میں ہوگا بوقتِ شام
کس کس سے اپنے سر کی بچاؤنگی میں ردا

اُس وقت کیا کرونگی جو پیاسی سکینہؑ کو
پانی دکھا دکھا کے بہائیں گے اشقیا

بھائی ہے تو کسی کا علم اور کسی کی آس
بھائی ہے میرے واسطے تو سایۂ خدا

بھائی یہ ترے ہاتھ حرم کی قنات ہیں
پردے کی ابتداء ہیں یہ پردے کی انتہاء

آئے گا خوں میں ڈوبا ہوا جب علم نویدؔ
خیمے کے در پہ گونج رہی ہوگی یہ صدا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

جب گیارہ محرم کی ہوئی صبح نمودار
اور قافلہ چلنے کیلئے ہوگیا تیار
لاشِ شہہِ والا کے قریں آئی وہ لاچار
پھر لاش سے پتھر وہ ہٹانے لگی زنہار
گویا ہوئی پھر لاشے سے اس طرح وہ اک بار
سنتے ہو صدا کیا میرے بھائی میرے غمخوار
میں لُٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

خیمے جلے سامان لٹا چھن گئی چادر
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

یہ دیکھو رسن ہاتھوں میں ہے خاک ہے سر پر
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

Presented by Ziaraat.Com

دامن میں مرے پھول تھے جب نکلی تھی گھر سے کیا کیا گل تر تھے
آئی تھی جو صحرا میں تو تھا میرا بھرا گھر
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

آ آ کے درِ خیمہ پہ اکبرؑ کا پلٹنا،وہ پردے کا گرنا
بھولوں گی نہ وہ خیمے سے میں رخصتِ اکبرؑ
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

بھولوں گی نہ میں حشر تلک حشر کا منظر جب چلتا تھا خنجر
دل تھام کے بس رہ گئی میں خیمے کے در پر
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

وہ شامِ غریباں میں قیامت جو مچی تھی،میں دیکھ رہی تھی
کانوں سے سکینہؑ کے جو کھینچے گئے گوہر
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

Presented by Ziaraat.Com

پوچھے گی جو صغراؑ تمہیں کیا اُس سے کہوں گی، غم کیسے سہوں گی
لاشے پہ گری کہتے ہوئے زینبؑ مضطر
میں لٹ گئی بھائی میں لٹ گئی بھائی

جب آگ لگی خیموں میں در آئے تھے شعلے باہر تھے درندے
گھبرا کے وہ خیموں سے حرم نکلے تھے باہر
لگتا ہے کہ زینبؑ ہے نوید آج بھی گریاں گو ہوگئیں صدیاں
ہے آج بھی نوحہ یہی زینبؑ کے لبوں پر

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہے کون تیروں کے سوا لاشہ اُٹھانے کے لیے
ہے کون زینبؑ کے سوا یاں خاک اُڑانے کے لیے

کوئی کہو یہ پاؤں ہیں کیا ٹھوکروں کے واسطے
کوئی کہو بازو ہیں یہ کیا رسیوں کے واسطے
کوئی کہو یہ پشت ہے کیا تازیانے کے لیے

جب ایک سر نیزے پہ تھا تھی اک ردا نیزے پہ جب
تب شمر نے زینبؑ سے یہ پوچھا کہ تیرے پاس اب
ہے کیا بچانے کے لیے ہے کیا لٹانے کے لیے

کوئی کہو یہ خار ہیں اس پیرھن کے واسطے
کوئی کہو تیر و تبر ہیں اس بدن کے واسطے
کوئی کہو ہے یہ گلہ خنجر چلانے کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

فتحِ احد کے واسطے کیا آئی تھی یہ ذوالفقار
دیں کی مدد کے واسطے کیا آئی تھی یہ ذوالفقار
یا اے علیؑ اصغرؑ تیری تربت بنانے کے لیے

مقتل ہو یا زندان یا یہ راہ کا آزار ہو
یا دھوپ ہو یا اوس ہو یا شام کا بازار ہو
ہے پیاس پینے کے لیے اور بھوک کھانے کے لیے

تیری ریاضت اور کیا یا سیدہؑ یا فاطمہؑ
ہے ایک سر اور اک ردا یا سیدہؑ یا فاطمہ
ہے سرکٹانے کے لیے چادر لٹانے کے لیے

کوئی کہو جب راہ میں سالار کھا جاتا ہے غش
کوئی کہو جب راہ میں بیمار کھا جاتا ہے غش
کیا تازیانے ہیں اُسے غش سے جگانے کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

مجھ کو ملی ہے آنکھ یہ شبیرؑ کے غم کو نوید
مجھ کو ملے ہیں ہاتھ یہ زینبؑ کے ماتم کو نوید
مجھ کو ملی ہے یہ زباں نوحہ سنانے کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

اے نانا زینبؑ کے لیے بازارِ شام سجایا ہے
سورج نے کبھی دیکھا نہ جسے بازار اُسے دکھلایا ہے

قائم ہے رسالتِ اے نانا قائم ہے ولایت اے نانا
قائم ہے امامت اے نانا قائم ہے ہدایت اے نانا
اسلام کے سر پر محشر تک زینبؑ کی ردا کا سایہ ہے

پوچھو تو بقا سے یہ پوچھو پوچھو تو فنا سے یہ پوچھو
پوچھو تو خدا سے یہ پوچھو زینبؑ کی ردا سے یہ پوچھو
ہے کیا جو اس نے لٹایا ہے ہے کیا جو اُس نے بچایا ہے

میں ابراہیمؑ کا خطبہ ہوں میں نوحؑ کے سیل کا لہجہ ہوں
اسے علم نہیں ہے میں کیا ہوں میں فخرِ ہیبتِ موسیٰؑ ہو
فرعونِ عصر نے خود مجھ کو اپنے دربار بلایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ نے اپنے نوحوں سے زینبؑ نے اپنے اشکوں سے
زینبؑ نے اپنے ماتم سے زینبؑ نے اپنی آہوں سے
مجلس کا فرش بچھایا ہے اس فرش کو عرش بنایا ہے

بھائی کا لہو اور میری رِدا اس میں ہی چُھپا ہے رازِ خدا
ہے کس کو خبر ہے کس کو پتہ جانے یہ بقا جانے یہ فنا
کیوں چادر میں نے لٹائی ہے کیوں بھائی نے سر کٹوایا ہے

عزم و جبل جب گھیرے تھے توحید کو شام کے مقتل میں
خنجر سے اُٹھی تھی چنگاری جب آگ لگی تھی جنگل میں
اس وقت کہو کس نے آ کر توحید کا بار اٹھایا ہے

کردار پہ نویدؔ اُس کے سجدہ تازہ کیا جس نے ہر نوحہ
نفسوں کو کیا جس نے طاہر سینے میں اتاری کرب و بلا
نوحے کا سبق ہے جس نے دیا یہ ماتم جس نے سکھایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

میرے بابا کے جو گلے میں بندھیں
میرے بازو میں رسیاں ہیں وہی
میری ماں کو جو لے گئی دربار
میرے حصے میں پیشیاں ہیں وہی

میری ماں پر جو غم پڑے لوگوں
دن پہ پڑتے تو رات ہو جاتے
میں ہوں مظلوم باپ کی زینت
مجھ پہ بھی ہائے سختیاں ہیں وہی

واں بٹھایا تھا پہرہ رونے پر
ماں کو رونے دیا نہ جی بھر کر
سُن سکو تو ہماری زنداں میں
ڈوبی ڈوبی سی سسکیاں ہیں وہی

Presented by Ziaraat.Com

جس طرح سے مِرے گھرانے میں
مرد جتنے ہیں سب محمدؐ ہیں
اس طرح جو میرے گھرانے کی
فاطمہؑ ہیں جو بیبیاں ہیں وہی

کربلا سے پھرے ہوئے ہیں جو
وہ کہیں ہو رہیں گے خانہ بدوش
جا رہے ہیں جو سوئے کرب و بلا
اصل میں صرف کارواں ہیں وہی

کس کو معلوم ہے بجائے فقیر
طوق و بیڑی ہے نسبتِ سجادؑ
فقر کو بخش دی گئیں ہیں جو
یہ وہی طوق بیڑیاں ہیں وہی

Presented by Ziaraat.Com

جن کے دل میں ہے کربلا کا وجود
جن کا سینہ ہے شام کا زنداں
جن کی آنکھوں میں اشک رہتے ہیں
وہی محرم ہیں رازداں ہیں وہی

دور محراب سے نویدؔ نکل
کر محمدؐ کی آلؑ کا ماتم
ہیں وہی سجدہ و رکوع و قیام
ہیں اقامت وہی اذاں ہیں وہی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

پال کر زینبؑ نے سب کو کربلا تیار کی
دیں کی حُرمت پر لُٹانے کو ردا تیار کی

وہ صدا نکلی دلِ زینبؑ سے بن کر یا حسینؑ
دے کے سر شہہؑ نے جو ھل من کی صدا تیار کی

ہاں یہی زینبؑ ہے جس نے ایک سائے کی طرح
پشت پہ بھائی کے رہ کر کربلا تیار کی

آ گیا اس میں سمٹ کر سرِ رمزِ لاالہٰ
یا حسینا کی جو زینبؑ نے صدا تیار کی

ہو سلام اُس پر کہ جس نے خوں کا نذرانہ دیا
اُمتوں کے واسطے خاکِ شفاء تیار کی

Presented by Ziaraat.Com

خوں بہا اُس ماں سے پوچھو اُس کی وارث ہے وہی
جس نے بیٹے کی شہادت کو قباء تیار کی

لا الہٰ کو جس نے سرنامہ بنایا اے نویدؔ
جس نے اپنے خون سے کُن کی بناء تیار کی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

مجھ سے لوگوں علیؑ کا بدلہ لو وہ ہے زینبؑ نبیؐ کی بیٹی ہے
کلمہ پڑھ پڑھ کے سنگ مارو مجھے یہ رقیہ علیؑ کی بیٹی ہے

کھو لو زینبؑ کے بازوؤں سے رسن
رسیوں سے مرا گلا باندھو
جس کو گلیوں میں تم نے کھینچا ہے
ظالموں یہ اُسی کی بیٹی ہے

ہے ہُبل کا جو توڑنے والا
اور گرائے ہیں جس نے لات و منات
جس سے عُزّح کا بدلہ لینا ہے
یہ یتیمہ اُسی کی بیٹی ہے

Presented by Ziaraat.Com

جس نے آزاد قیدیوں کو کیا
اُس کی بیٹی کو قید کر لو تم
جس کا احسان کائنات پہ ہے
ہاں یہی اُس سخی کی بیٹی ہے

غازی عباسؑ کی بہن ہے یہ
سنگ برساؤ یا ردا کھینچو
اس کو زندہ زمیں میں گڑنا ہے
یہ خدا کے ولی کی بیٹی ہے

تازیانوں کی زد پہ جب آئی
یہ کہا اُس نے شامیوں سے نویدؔ
جس پہ تم نے ستم کی حد توڑی
جان لو یہ اُسی کی بیٹی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ جدھر خدا تھا اُدھر دیکھتی رہی
کٹتے ہوئے حسینؑ کا سر دیکھتی رہی

سر کھولے دیکھتی رہی جاتے حسینؑ کو
جتنی بھی دور اُس کی نظر دیکھتی رہی

خوں ہوتے دیکھتی رہی سایہ حسینؑ کا
اُٹھتے ہوئے لہو میں بھنور دیکھتی رہی

چلتا رہا نشیب میں خنجر حسینؑ پر
خنجر کو دیکھ اپنا جگر دیکھتی رہی

بہہ بہہ کے لکھ رہا ہے لہو حرفِ لاالٰہ
بہتے ہوئے لہو کا اثر دیکھتی رہی

Presented by Ziaraat.Com

تھی ہر طرف سے تیروں کی بارش حسینؑ پر
تھے ہر طرف بگولے جدھر دیکھتی رہی

خنجر تھا ہائے حافظِ صامت کے ہاتھ میں
ناطق کو ہائے خون میں تر دیکھتی رہی

لگتا ہے انتظار تھا جس کا وہ آ گیا
کیوں آنکھ شہہ کی خیمے کا در دیکھتی رہی

یا دیکھتی رہی وہ برستا ہوا لہو
یا شعلوں میں گھرا ہوا گھر دیکھتی رہی

مصروفِ سیرِ عرش رہا میں جہاں نویدؔ
اِک خلق مجھ کو خاک بسر دیکھتی رہی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ
چھوڑ کر بے کفن تیرا لاشہ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

دھوپ کے دشت میں ہائے تنہا
چھوڑ کر خاک پر یہ جنازہ
قید میں کیسے جائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

گھر لُٹائے کہ چادر لُٹائے
قید ہو جائے یا خاک اُڑائے
بھائی ایسا نہ پائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

خون روئے گی آہیں بھرے گی
اب یہیں شہؑ کی مجلس کرے گی
روئے گی اور رلائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

شہؑ کے پیاسوں کو پانی پلانے
بیٹھ کر قبرِ شہؑ کے سرہانے
عمر بھر خاک اُڑائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

روز پھول آنسوؤں کے چڑھانے
اِک دیا ہر لحد کے سرہانے
خوں سے اپنے جلائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

خود تو قیدِ بلا میں رہے گی
جاں مگر کربلا میں رہے گی
جائے گی پر نہ جائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

ہوگا شام و سحر ہو گا ماتم
شہؑ نہ ہوں گے مگر ہوگا ماتم
پھر سے بستی بسائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

بھائی اُسکا یہیں پر چھٹا ہے
گھر بھی اُسکا یہیں پر لُٹا ہے
اب یہیں گھر بنائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

بس نویدؔ اب تو جانے ہے بیٹھی
لاشِ شہؑ کے سرہانے ہے بیٹھی
کیسے خود کو اُٹھائے گی زینبؑ
کربلا سے نہ جائے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کی دہائی تھی میں لٹ جاؤں گی بھیا، مانجائے رے بھیا
مت جاؤ کہ پھر تم کو کہاں پاؤں گی بھیا مانجائے رے بھیا

تم خاک پہ سوؤ گے گلا اپنا کٹا کر، اسلام بچا کر
میں خاک اُڑاؤں گی جہاں جاؤنگی بھیا۔ مانجائے رے بھیا

جو شامِ غریباں میں پڑی سر پر بکھر کے، نکلے گی نہ سر سے
میں راکھ کُھلے سر میں وہ لے جاؤں گی بھیا، مانجائے رے بھیا

اب ہائے وہ اصغرؑ کا ہمکنا بھی نہیں ہے، جھولا بھی نہیں ہے
بتلاؤ کہ دل کس طرح بہلاؤں گی بھیا، مانجائے رے بھیا

گھر کھانے کو آئے گا جو گھر جاؤں گی بھیا، گھبراؤں گی بھیا
زنداں سے نکل کر میں کدھر جاؤں گی بھیا، مانجائے رے بھیا

Presented by Ziaraat.Com

گھر گھر میں تیرے نام کی مجلس میں کروں گی، جب تک بھی جیوں گی
پانی میں ہر اک پیاسے کو پلواؤں گی بھیا، ماں جائے رے بھیا

جاں سے نہ گزر جائے وہ سُن کر ترا احوال، لاشہ ہوا پامال
صغرٰا کو میں کس طرح یہ بتلاؤں گی بھیا، ماں جائے رے بھیا

کہہ کہہ کے نوید آج بھی روتی ہے وہ دکھیا، ہے ہے میرے بھیا
نیزے پہ وہ سر بھول نہیں پاؤں گی بھیا، ماں جائے رے بھیا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

گلے پہ تیرے جو خنجر رکا نہ ہائے حسینؑ
تڑپ کے خیمے سے زینبؑ نکل نہ آئے حسینؑ

مجھے بتاؤ کہ نانا کا دیں بچانے کو
ردا بھی دے چکی امت کے بخشوانے کو
بہن کے پاس بچا کیا ہے جو لُٹائے حسینؑ

خدا کی بات بنانے کو سر دیا تم نے
مرے حوالے یہ کارِ خدا کیا تم نے
دعا کرو یہ بہن کامیاب آئے حسینؑ

بہن رضا کی بھی اکبرؑ کی بھی ہے پیشِ نظر
بہن کے سامنے بھائی کا سر کٹے نہ مگر
کسی بہن کو یہ صدمہ ملے نہ ہائے حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ دین محمدؐ ہے دیں پناہ ہے گر
لہو حسینؑ کا بنیادِ لا الٰہ ہے گر
یہ لا الٰہ کا کلمہ ہے کیا بنائے حسینؑ

جو گوسفند ہو قرباں بجائے اسمعیلؑ
مرا سوال یہ تجھ سے ہے اے خدائے خلیل
کوئی بھی آیا نہ خنجر تلے بجائے حسینؑ

نہ اتنی دور ہو مقتل سے ہائے خیمے کا در
کہ دیکھتی ہو بہن بھائی پر چلے خنجر
کہ آ نہ پائے بہن اور بُلا نہ پائے حسینؑ

لرز رہی تھی زمیں چل رہی تھی جب آندھی
کٹے گلے سے صدا آ رہی تھی ہل من کی
صدا تھی یا لک لبیک یا صدائے حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

نویدؔ اُسی کی ہے پھر ساری کار فرمائی
نویدؔ میں یہ کہوں گا وہ ہے تماشائی
اگر خدا کو کہے کوئی ہے جُدائے حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

زینبؑ کو اجڑنے کا سماں یاد رہے گا
جلتے ہوئے خیموں کا دھواں یاد رہے گا

خیموں میں لگاتار وہ اُن تیروں کا آنا
بھولے گی نہ جھولے سے وہ اصغرؑ کا گرانا
جانا علی اصغرؑ کا جہاں یاد رہے گا

اُس شام کی سرخی کو نہ بھولے گی کبھی وہ
اُٹھتی ہوئی آندھی کو نہ بھولے گی کبھی وہ
سر شہؑ کا سرِ نوکِ سناں یاد رہے گا

وہ آگ کے شعلوں میں سُلگتا ہوا خِرمن
جلتا ہوا شعلوں میں سکینہؑ کا وہ دامن
بھرتا ہوا آنکھوں میں دھواں یاد رہے گا

Presented by Ziaraat.Com

اک یاد ہمیشہ اُسے رکھے گی گلو گیر
بھولے گی نہ سجادؑ کے پیروں کی وہ زنجیر
گردن میں پڑا طوقِ گراں یاد رہے گا

نکلے گی نہ یہ گردِ سفر اب کبھی سر سے
یاد آئے گا بازار وہ گزرے کی جدھر سے
بازو پہ وہ رسّی کا نشاں یاد رہے گا

جب دل پہ وہ بھولے سے کبھی ہاتھ رکھے گی
سینے میں عجب درد کی اک لہر اُٹھے گی
اکبرؑ کی قسم زخمِ سناں یاد رہے گا

جس وقت سکینہؑ کو اُتارا تھا لحد میں
ہر چند کہ تاریک اندھیرا تھا لحد میں
دیکھا جو طمانچوں کا نشاں یاد رہے گا

Presented by Ziaraat.Com

بکھرا کے نویدؔ آہ کرے گی جو وہ یہ بال
بازار میں دیکھے گی جو سجادؑ کو بے حال
خود ہے وہ کہاں اُس کو کہاں یاد رہے گا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

فضہؑ سے کہا شہہؑ نے درِ خیمہ پہ آ کر زینبؑ کو بلادو
رخصت کے لئے آیا ہے زخمی ہے برادر زینبؑ کو بلادو

کہنا کہ درِ خیمہ پہ توحید کھڑی ہے، مشکل میں بڑی ہے
یہ وزن اٹھالے وہ زرا کاندھوں پہ آ کر زینبؑ کو بلادو

کہنا ہے مرے بعد قبیلے کی وہ سردار، ہاشمؑ کی یہ دستار
جس سر کے لئے ہے یہ میں رکھ دوں اسی سر پر زینبؑ کو بلادو

کہنا جو میں لایا ہوں وراثت اسے دیدوں، آیت اسے دیدوں
اب جانا ہے رکھنا ہے مجھے تیغ تلے سر زینبؑ کو بلادو

کہنا کہ اب عاشور کا سورج ہوا خونبار، اب شام ہے تیار
آنے کو ہے اب فوجِ عدو خیموں کے اندر زینبؑ کو بلادو

Presented by Ziaraat.Com

کہنا ہے مرے زخم کو درماں کی ضرورت ، ہے ماں کی ضرورت
وہ اُمّ ابیہہؑ تھیں یہ ہے امُ برادر زینبؑ کو بلادو

کہنا کہ مرے بعد کوئی ہوگا نہ سر پر ، پھر ہوگی نہ چادر
چادر کے تلے دیکھ لوں اک بار میں وہ سر زینبؑ کو بلادو

کس وقت نویدؔ آ کے ملی بھائی سے خواہر، رخصت ہوئے سرورؑ
یہ ایک صدا گونج کے بس رہ گئی در پر زینبؑ کو بلادو

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

دیکھا ہے فلک کو زینبؑ نے پھر سورج ڈھلتے دیکھا ہے
پھر آندھی اٹھتے دیکھی ہے پھر خنجر چلتے دیکھا ہے

ہر سانس میں اپنی زینبؑ نے تلوار سی چلتے دیکھی ہے
شبیرؑ کی شہہ رگ سے ہائے پھر جان نکلتے دیکھی ہے
پھر شام نے خیمے کے در سے سایہ سا نکلتے دیکھا ہے

سجادؑ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اک سر نیزے پر
دیکھا ہے کھلے سر زینبؑ کو دیکھی ہے چادر نیزے پر
دیکھا ہے لعینوں کو آتے خیموں کو جلتے دیکھا ہے

کیا روزِ ازل کیا روز ابد آنکھوں سے سب دیکھا میں نے
زنجیروں میں جکڑے لیکن توحید کو کب دیکھا میں نے
ہاں طوق گلے میں پہنے ہوئے سجادؑ کو چلتے دیکھا ہے

Presented by Ziaraat.Com

آدم سے لیکر خاتم تک کرتے ہیں سب ہی عزاداری
کیسا یہ زماں کیسا یہ مکاں شبیرؑ کا ہے ماتم جاری
تابوت وہی ہے بس میں نے شانوں کو بدلتے دیکھا ہے

تیرا دل تھا کیا اے مالک تیرے سرورؑ کے سینے میں
جس نے اکبرؑ کے سینے سے جس نے اکبرؑ کے سینے میں
نیزے کو گڑتے دیکھا ہے نیزے کو نکلتے دیکھا ہے

جس وقت گلے پر سرورؑ کے تلوار چلی ہے مقتل میں
عُزح ومنات ولات وھبل کی چیخ اُبھری ہے مقتل میں
عزح کو میں نے مقتل میں ہاتھوں کو ملتے دیکھا ہے

وہ میرے ہیں میں ہوں ان کا کرتا ہوں ذکر نویدؔ اُنکا
یہ شعر میرے میرا مصرعہ ہے اُنکا کرم ہے اُنکی عطا
بس اُنکی عطا کو ہی میں نے لفظوں میں ڈھلتے دیکھا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

قافلہ لے کے وہ سالار کدھر جائیگی
کیا کہوں ہو کے گرفتار کدھر جائیگی

پا کے بازاروں میں درباروں میں زندانوں میں
لے کے وہ خوں بھری دستار کدھر جائے گی

کوئی دیوار نہ سایہ نہ پڑاؤ نہ پناہ
ہوگی دِرّوں کی جو بوچھار کدھر جائیگی

انبیاؑ کی ہو وارثت کہ وہ وزنِ توحید
لے کے شانے پہ وہ یہ بار کدھر جائیگی

جب کوئی رونے نہ دے گا اُسے آنکھوں سے لہو
لے کے وہ دیدۂ خونبار کدھر جائیگی

Presented by Ziaraat.Com

گر نہ آئیگی وہ روضے پہ نبیؐ کے اے دل
کیا ہوا کرنے کو اظہار کدھر جائیگی

شام میں گر نہ بنائے گی وہ مسکن اپنا
لے کے وہ شام کا آزار کدھر جائیگی

گر نہیں لے گی نویدؔ اپنی ردا میں زینبؑ
کربلا ہونے کو تیار کدھر جائیگی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

یا حسینؑ اللہ اکبرؑ یا حسینؑ اللہ اکبرؑ
آ گئی زینبؑ وطن لُٹ گیا زینبؑ کا گھر

ہے دھلا جس خون میں جس میں چھپا ہے لاالہٰ
ہے وہ خوں شبیرؑ کا اور ہے وہ زینبؑ کی ردا
دیکھ دل شبیرؑ کا اور دیکھ زینبؑ کا جگر

کیا کہوں کس سے ملا ہے لا الہٰ کو یہ دوام
ہے بنائے لاالہٰ کیا اک سفر اور اک قیام
کربلا شہہؑ کا قیام اور شام زینبؑ کا سفر

اک لہو ہے اک ردا ہے ایک لا ہے اک الہٰ
ایک لَو ہے اک دیا ہے اک گلو ہے اک صدا
اک بہن ہے ایک بھائی اک موئثر اک اثر

Presented by Ziaraat.Com

روکتی ہے اشک آنکھوں میں مگر رکتے نہیں
وہ اٹھاتی ہے قدم لیکن قدم اُٹھتے نہیں
کیا وہ صغراؑ کیلئے لے جائے گی گردِ سفر

ساتھ اپنے گو وہ اصغرؑ کو نہ لیکر آسکی
ساتھ اپنے گو وہ اکبرؑ کو نہ لیکر آسکی
آ گئی ہے لیکے خود ہی گھر کے لُٹنے کی خبر

جن کو رو پائی نہ زینب ہائے بعدِ کربلا
ان کو روئے مصطفٰی اور ان کو روتی سیدہؑ
کہہ کہ رویا ہے خدا خود ہائے زینبؑ کے پسر

کیا کہوں عاشور کی شب جس جگہ تھی محوِ خواب
جاں نثارانِ حسینؑ ابن علیؑ کا اضطراب
کس طرح سے رات گزری کس طرح پھوٹی سحر

Presented by Ziaraat.Com

صبح کا سورج نکلنے حُر کے آنے تک نویدؔ
نیزۂ خولی پہ اک سر جگمگانے تک نویدؔ
اور کتنا کربلا کو میں کروں گا مختصر

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

سجادؑ آرہے ہیں سجاد آرہے ہیں
اہلِ حرم لہو کے آنسو بہا رہے ہیں
سجادؑ آرہے ہیں سجاد آرہے ہیں

کس طرح پتھروں سے زخمی کیا نبیؐ کو
گلیوں میں کس طرح سے کھینچا گیا علیؑ کو
خلقت کو سارے منظر پھر یاد آرہے ہیں
سجاد آرہے ہیں سجادؑ آرہے ہیں

ہر اک نبی کے لب پر تکبیر کہہ رہی ہے
راہوں میں بین کرتی زنجیر کہہ رہی ہے
آتے ہوئے سروں پر پتھر بتا رہے ہیں
سجادؑ آرہے ہیں سجادؑ آرہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

والشمس والضحیٰ کی تمہید پیچھے پیچھے
سر پر ہے خاک ڈالے توحید پیچھے پیچھے
شہبازؑ آگے آگے نوحہ سنا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

شب دن میں ڈھل رہی ہے دن شب میں ڈھل رہا ہے
یہ قافلہ مسلسل صدیوں سے چل رہا ہے
کانٹے بچھانے والے کانٹے بچھا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

بیڑی میں قید ہو کر آزاد چل رہے ہیں
سجادؑ کب رکے ہیں سجادؑ چل رہے ہیں
دُرّے لگانے والے دُرّے لگا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

اپنی صدا میں قدسی اعلان کر رہے ہیں
آمد کا روزِ محشر سامان کر رہے ہیں
خود مصطفیٰؐ و حیدرؑ رستا بنا رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

یہ جو نویدِ اذاں کی آواز آ رہی ہے
لَے تیز ہو کے ماتم کی یہ بتا رہی ہے
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں
سجادؑ آ رہے ہیں سجادؑ آ رہے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

خیمے میں جو آئے شہِ دیں ہونے کو رخصت
زینبؑ سے نہ دیکھی گئی بھائی کی یہ غربت
کہنے لگے شہؑ ہے یہ بہن وقتِ قیامت
اب وقت بہت کم ہے سنو میری وصیت
کی تم نے ہمیشہ مری ماں بن کے حفاظت
اب سونپتا ہوں تم کو میں عابدؑ کی امانت
یہ ہے تو یہ سمجھو کہ ہیں توحید و رسالت
یہ فخرِ ولایت ہے یہ ہے فخرِ امامت
ہے جلوہ گر اِس ذات میں ہی جلوۂ عصمت
پوشیدہ اسی ذات میں ہیں کثرت و وحدت
سب تیرے حوالے ہے سب تجھ کو بچانا ہے
رب تیرے حوالے ہے رب تجھ کو بچانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

Presented by Ziaraat.Com

عابد کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے
گھر تجھ کو لٹانا ہے سر مجھ کو کٹانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

مرے بعد کوئی گردش محور پہ نہیں ہوگی
افلاک دھواں ہوں گے شعلہ یہ زمیں ہوگی
گر فرش بچانا ہے گر عرش بچانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

مشکل ہے سفر اس کا آساں ہے مری منزل
خود اس کی مسافت پر حیراں ہے مری منزل
اِسے خاک اڑانا ہے مجھے خوں میں نہانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

Presented by Ziaraat.Com

کس ہاتھ سے یہ خنجر کس ہاتھ میں آیا ہے
کس کس نے پسِ خنجر مرا خون بہایا ہے
اِس رازِ شہادت سے اِسے پردہ اٹھانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

یہ میرا جگر گوشہ ہر راز کا مالک ہے
اِس حلق بریدہ کی آواز کا مالک ہے
پر شور اذانوں میں اسے خطبہ سنانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

ہابیل سے تا برّح جو خوں میں ہیں غلطیدہ
ہر خون جو ناحق ہے مرے خوں میں ہے پوشیدہ
ہر خوں کی گواہی کو اِسے حشر میں آنا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

Presented by Ziaraat.Com

میں سب کی وراثت ہوں یہ میری وراثت ہے
یہ میری فصاحت ہے یہ میری بلاغت ہے
اِسے میری خموشی کو آواز بنانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

اٹھتے ہوئے شعلے ہیں پھر شامِ غریباں ہے
پھر شام کی راہیں ہیں پھر شام کا زنداں ہے
بازار بھی آنا ہے دربار بھی آنا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑ کو بچانا ہے

اُس چاند کی بادل سے آواز نویدؔ آئی
زینبؑ کو یہ مقتل سے آواز نویدؔ آئی
نمرود کے شعلوں کو گلزار بنانا ہے
عابدؑ کو بچانا ہے عابدؑکو بچانا ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بازار ہے پتھر ہیں زینبؑ کا کھُلا سر ہے
ہر زخم پہ شکرانہ زینبؑ کے لبوں پر ہے

اک گریۂ خونیں کی جاتی ہی نہیں لالی
سجاد کی آنکھوں کو دیکھا ہی نہیں خالی
یا خون ہے آنکھوں میں یا شام کا منظر ہے

لٹکا درِ کوفہ پر دیکھا ہے کوئی لاشہ
کیوں چوب سے محمل کی زینبؑ نے ہے سر مارا
اے وقت لہو سے کیوں زینب کی جبیں تر ہے

یہ شورِ بکا کیا ہے ماتم کی صدا کیا ہے
توحید بچائے جو وہ کرب و بلا کیا ہے
یا ہے سرِ سرورؑ یا زینبؑ تیری چادر ہے

Presented by Ziaraat.Com

لے شامِ غریباں سے پرہول بیاباں تک
بازار سے کوفہ تک دربار سے زنداں تک
بے رحم طمانچے ہیں اور شاہ کی دختر ہے

ٹکراتی ہے سر اپنا جائے تو کہاں جائے
معصوم سکینہ کو غش آئے کہ موت آئے
اسکے لیے زنداں میں بس خاک کا بستر ہے

وہ قلب تھے کیسے جو جاں لے گئے سرور کی
پتھر تو وہ ہے جس نے پتھر کی حیا رکھی
اے سنگِ حلب تجھ کو کیسے کہو پتھر ہے

جو بڑھ کے ہر اک ذرّہ خود پشت پہ کھاتی ہے
خود خوں میں نہاتی ہے زینبؑ کو بچاتی ہے
آگے ہیں وہی فضہ قنبر سے جو بڑھ کر ہے

Presented by Ziaraat.Com

کیوں ہائے حسینا کا اک شور سا اُٹھا ہے
سر غازی کا نیزے سے کیوں خاک پہ گرتا ہے
غازی کی بہن شاید بلوے میں کُھلے سر ہے

مقتل نے خدا جانے کیا چھین لیا اُسکا
اک ہاتھ کلیجے پر رہتا ہے دھرا جسکا
لگتا ہے مجھے شاید یہ مادرِ اصغر ہے

اک کرب و بلا اوّل اک کرب و بلا آخر
کہتے ہیں نویدؔ اُسکو شبیرؑ ہے جو ظاہر
اور جو پسِ پردہ ہے وہ زینبِ مضطر ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بیبیاں راہ میں دڑوں کے ستم سہتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا
جانے سالار سے کیا کہتی رہی سنتی رہی اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

پردہ ہاتھوں کا بناتیں تو بناتیں کیسے
تھی رسن ہاتھوں میں منہ اپنا چھپاتیں کیسے
موند کر آنکھیں ستم گاروں سے وہ چھپتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

بیبیوں کے لئے آزار تھا آزار کے بعد
آئیں جب شام کے دربار میں بازار کے بعد
بھرے دربار میں وہ دھنستی رہیں گڑتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

کربلا یاد دلاتی تھی صدا گریے کی
گھر کے ہر گوشے سے آتی تھی صدا گریے کی
دیکھ کر سیدِ سجادؑ کو وہ روتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

Presented by Ziaraat.Com

مار کر درے اُٹھائے ہوئے سالار کے ساتھ
کھا کے غش خاک پہ گرتے ہوئے سالار کے ساتھ
خاک سے اُٹھتی رہیں خاک پہ وہ گرتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

کوئی مشکل نہ تھی سجادؑ کی آسان نویدؔ
ہو وہ دربار کے ہو شام کا زندان نویدؔ
کبھی بیڑی تو کبھی طوق کو وہ روتی رہیں اور سجادؑ کی آنکھوں سے لہو بہتا رہا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

دھول اڑتی ہوئی دے رہی ہے صدا ، آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ
بے عمامہ کوئی ہے کوئی بے ردا، آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

یہ جو بجھتے چلے جارہے ہیں دیئے ، بجھ کے صغرا کو بتلا رہے ہیں دیئے
اٹھ بھی اب خاک سے لے خبر در پہ جا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

بین کے شور سے بھر گیا ہے جو گھر یہ جو بجنے لگے ہیں ہواؤں سے در
کہہ رہا ہے یہ صغرا سے بجھتا دیا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

ڈھونڈ نے اب وہ جائے گی خود کو کدھر لے گیا تھا جو صغرا سے اُس کو خبر
کھو کے اُس کی خبر کھو کے اُس کا پتا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

ہوگئی کربلا بچ گیا لاالہٰ کٹ گیا وہ گلا لٹ گئی وہ ردا
کرکے بہرِ خدا لا کی قیمت ادا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

Presented by Ziaraat.Com

کٹ گیا تیغ سے منّیت کا گلا یوں ہوا ہائے اجرِ رسالت ادا
لے کُرتا رسالت کا خوں میں بھرا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

حال صغرا کا حالت سے بے حال تھا وہ دیئے جارہی تھی صدا پر صدا
کچھ سنا اے صبا کچھ سنا اے ہوا آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

گونجتی ہے نویدؔ عرش پہ یہ صدا سیّدہؑ سیّدہ ، مرتضیٰؑ مرتضیٰؑ
مجتبیٰؑ ، مجتبیٰؑ ، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ آ گیا قافلہ آ گیا قافلہ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بھائی کی لاش سے اُٹھ کر وہ کدھر جائے گی
ہائے بس خاک اُڑائے گی جدھر جائے گی

بھائی کی لاش پہ ہی دم نہ نکل جائے گا
ہائے گھر جا کے بھی کس طرح وہ گھر جائے گی

جس گھڑی آئے گا شبیرؑ کا سر نیزے پر
وہ گھڑی آنکھ میں زینبؑ کے ٹھہر جائے گی

جائے گی لیکے وہ بازو پہ نشاں رسی کے
ہائے وہ سر میں لئے خاکِ سفر جائے گی

ہائے یہ دوری و تنہائی صغراؑ ہائے
کوئی آئے گی خبر اور نہ خبر جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

جس نے صغراؑ کے لئے خود کو سمیٹا اب تک
ہائے صغراؑ کو جو دیکھے گی بکھر جائے گیا

دے کے بھائی کا تر و تازہ و پاکیزہ لہو
اے احد تیرا پیالہ تو وہ بھر جائے گی

دل یہ زینبؑ کے لگے زخم کا کیا ہوگا نویدؔ
شام کا کیا ہے یہ آئے گی گزر جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

بچا کے تیروں سے تجھ کو نہ لا سکی زینبؑ
کہاں یہ غم کہ نہ تربت بنا سکتی زینبؑ

جو تیر کھا کے تجھے دیکھا زین سے گرتے
نہ فرشِ خاک سے خود کو اٹھا سکی زینبؑ

میں دیکھتی رہی گردن پہ چل گیا خنجر
نہ تم بُلا سکے بھائی نہ آسکی زینبؑ

الگ یہ غم کہ مرا سر کٹا نہ تیری جگہ
کہ تیر تیری جگہ پر نہ کھا سکی زینبؑ

حسینؑ کس لئے آئے تھے سر کٹانے کو
کوئی بتا نہ سکا جو بتا سکی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ردا لُٹا کے بھی حسرت یہ رہ گئی دل میں
نہ اپنے بھائی پہ کچھ بھی لُٹا سکی زینبؑ

بندھے تھے ہاتھ رسن میں سوائے غریب حسینؑ
نہ تیری لاش سے پتھر ہٹا سکی زینبؑ

تری سبیل کو جاری کرے گی تیری قسم
اگرچہ تجھ کو نہ پانی پلا سکی زینبؑ

نویدؔ ساری خدائی ہے اُس کی شکر گزار
زمیں کو فرشِ عزا جو بنا سکی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کتنے دیے بجھے ہیں تب یہ دیا جلا ہے اے شام کی مسافر
تیری ردا لُٹی ہے تو لاالہٰ بچا ہے اے شام کی مسافر

جانا پھر اس نے وہ سب جو وہ نہ جانتا تھا
سمجھا وہ رب کا مطلب جو وہ نہ جانتا تھا
دہلیز پر جو تیری آدم نے سر رکھا ہے اے شام کی مسافر

شبیرؑ کا لہو کیا یعنی خدا کا صدقہ
توحید کیا ہے زینبؑ تیری ردا کا صدقہ
توحید بچ گئی ہے سر تیرا بے ردا ہے اے شام کی مسافر

معصومہ قم کا دکھ بھی پیشِ نظر ہے لیکن
صغراؑ کی بھی ضعیفی پیشِ نظر ہے لیکن
آنکھوں کے آگے تیری شہہ کا گلا کٹا ہے اے شام کی مسافر

Presented by Ziaraat.Com

میدانِ حشر میں جب یہ قافلہ رکے گا
زینب تیری ردا کا ماتم خدا کرے گا
کرب و بلا سے تیرا جو قافلہ چلا ہے اے شام کی مسافر

بس ماتمی ہے تیرا ورنہ نویدؔ کیا ہے
کھاتا ہے تیرا صدقہ ورنہ نویدؔ کیا ہے
جو کچھ اسے ملا ہے سب تیری ہی عطا ہے اے شام کے مسافر

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہے ہر طرف یہ صدا پھر اجڑ گئی زینبؑ
بجھا لحد کا دیا پھر اجڑ گئی زینبؑ

ابھی تو پچھلے اجڑنے کا غم لگا ہوا تھا
اٹھا نہ تھا ابھی فرشِ عزا بچھا ہوا تھا
یہ کیا کہ بہرِ خدا پھر اجڑ گئی زینبؑ

سپاہِ شام نے پھر اس کے گھر کو گھیر لیا
لگا کے آگ لعینوں نے در کو گھیر لیا
دھواں پھر اٹھنے لگا پھر اجڑ گئی زینبؑ

گلا حسینؑ کا واللہ کٹ گیا پھر سے
کہ آ گئی سرِ نوکِ سناں ردا پھر سے
اجڑ گئی بہ خدا پھر اجڑ گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہزار حیف یہ کیا کر دیا لعینوں نے
پھر اُس کا زخم ہرا کردیا لعینوں نے
پھر اُس کو لوٹ لیا پھر اجڑ گئی زینبؑ

ٹھہر گئیں تھیں جو صدیاں لہو اُگلنے لگیں
پھر ایک بار سیہ آندھیاں سی چلنے لگیں
پھر ایک حشر اٹھا پھر اجڑگئی زینبؑ

نویدؔ رِسنے لگا زخمِ کربلا پھر سے
ہوئی ہے زینبِ مضطر جو بے ردا پھر سے
یہ شور پھر سے اٹھا پھر اجڑ گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کُل میری عبادت ہے سجدہ درِ زینبؑ کا
یعنی ہے یہ سجدہ بھی صدقہ درِ زینبؑ کا

حسرت لئے سجدے کی میں یونہی پھرا کرتا
ملتا نہ اگر مجھ کو کعبہ درِ زینبؑ کا

کم عقل زمانے نے فضہ کو نہیں سمجھا
کیا عقل میں آئے گا رتبہ درِ زینبؑ کا

صدقہ علی اکبرؑ کا جاری ہے یہ کہتا ہے
ہر صبح اذاں ہوتے کھلتا درِ زینبؑ کا

پڑتی ہی نہیں مجھ پر یہ دُھوپ زمانے کی
پڑتا ہے جو یہ مجھ پر سایہ درِ زینبؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

پرچم مرے غازی کا پہچان ہے اس درِ کی
پرچم کا پھریرا ہے پردہ در زینبؑ کا

جاروَب کشی کرکے پلکوں سے ذرا دیکھو
سورج نظر آتا ہے ذرہ درِ زینبؑ کا

ہوں ماتمی میرا تو قبلہ ہے درِ زینبؑ
شبیرؑ کا روضہ ہے قبلہ درِ زینبؑ کا

جیسے کہ مسافر کو سایہ کہیں مل جائے
ایسے ہی لگا مجھ کو ملنا درِ زینبؑ کا

ہاں اب بھی دہن میں ہے وہ ذائقہ مٹی کا
ہاں اب بھی جبیں میں ہے سجدہ درِ زینبؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

رکھ آیا نویدؔ آنکھیں دہلیز پہ زینبؑ کی
دینا تھا اُسے کچھ تو صدقہ درِ زینبؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

مقتل سے جو نکلی تو دِیا بن گئی زینبؑ
زینبؑ نہ رہی کرب و بلا بن گئی زینبؑ

گو عصر تلک تھی وہ لہو کی طرح خاموش
گونجی تو بہتّر کی صدا بن گئی زینبؑ

جس دن سے مرا کرب و بلا بن گیا کعبہ
قبلے کی قسم قبلہ نما بن گئی زینبؑ

ہر لمحہ کہے جس کو حُسینؑ اپنا ارادہ
میرے لئے وہ رازِ خدا بن گئی زینبؑ

توحید کھلے سَر تھی رِدا اپنی لُٹا کر
اسلام ترے سر کی رِدا بن گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ڈھانے کے لئے سطوتِ دربارِ اُمیہ
عباسؑ کے پرچم کی ہَوا بن گئی زینبؑ

جس نے کہیں ماتم کے لئے ہاتھ اٹھائے
اُس کے لئے خود دستِ دُعا بن گئی زینبؑ

جس دن سے نویدؔ اُس نے بچھائی صفِ ماتم
اُس دن سے شَفاعت کی بِنا بَن گئی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

نہ ہوتی کربلا زندہ اگر زینب نہیں ہوتیں
خدا کیسے خدا ہوتا اگر زینبؑ نہیں ہوتیں

سہارا کون دیتا کون باہیں تھامتا یا رب
تیرا دیں ٹھوکریں کھاتا اگر زینبؑ نہیں ہوتیں

نکل کر بے اماں مقتل سے یا رب عصر کا سجدہ
جھکانے سر کدھر جاتا اگر زینبؑ نہیں ہوتیں

نہیں لٹتی ردا اس کی تو ہوتا کون بے پردہ
خدایا تو کہاں چُھپتا اگر زینبؑ نہیں ہوتیں

بجھایا تھا شبِ عاشور جو سرورؑ نے خیمے میں
دیا بجھ کر نہیں جلتا اگر زینبؑ نہیں ہوتیں

Presented by Ziaraat.Com

ارادے کون پیہم زندہ رکھتا شاہِ والا کے
یہ قیمت کون ادا کرتا اگر زینب نہیں ہوتیں

نویدؔ اپنا خدا کرتی تو کس کو بندگی اپنی
کہ میں سجدہ کسے کرتا اگر زینبؑ نہیں ہوتیں

Presented by Ziaraat.Com